بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ

www.KitaboSunnat.com

فلاحِ دارین

طاہر

تالیف

حکیم محمد اشرف سندھو رحمہ اللہ

تخریج و تعلیق

حافظ عبد الرؤف بن عبد الحنان بن حکیم محمد اشرف

دار الاشاعت اشرفیہ سندھو
ضلع قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب و سنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ

فلاحِ دارین

طاھرین

تالیف

حکیم محمد اشرف سندھو رحمہ اللہ

تخریج و تعلیق

حافظ عبدالرؤف بن عبدالحنان بن حکیم محمد اشرف

دارالاشاعت اشرفیہ سندھو
ضلع قصور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

تاریخ اشاعت ـــــــــ ستمبر ۱۹۹۱ء

تعداد ـــــــــ ایک ہزار

دارالاشاعت اشرفیہ
سندھو بلوکی ضلع قصور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ ۔

یہ رسالہ "فلاحِ دارین" اہمیت نماز کے بارے میں ہے جو علمی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت مولانا محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ سندھو کی تصنیف ہے ۔

مولانا مرحوم و مغفور کے حفید حافظ عبدالرؤف نے اس رسالے کی اہمیت کے پیش نظر اس پر تخریج و تعلیق کر کے اہل علم و تحقیق کے لئے ایک علمی سرمایہ بنا دیا ہے ۔

اس رسالے کی طباعت کا پروگرام بنایا جا رہا تھا کہ حافظ صاحب کی والدہ محترمہ ۱۴ اور ۱۵ اگست ۱۹۹۱ء کی درمیانی رات کو انتقال کر گئیں ۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔ حافظ صاحب کے لئے یہ صدمہ فاجعہ تھا ۔ یاد رہے کہ حافظ صاحب کے ددھیال اور ننھیال علم و عمل میں ممتاز تھے ۔ والدہ صاحبہ بھی اس خاندان کی گل سرسبد ہونے کی وجہ سے نہایت صالحہ ، زاہدہ ، عابدہ ، شب زندہ دار تھیں ۔ یہ دین سے والہانہ شغف تھا کہ اپنے اکلوتے لخت جگر کی دینی تعلیم و تربیت کی خاطر جدائی کے صدمات برداشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی رہیں۔ مرحومہ نے اپنی بیٹی کو بھی دینی تعلیم سے مکمل طور پر آراستہ کیا ہے۔

حافظ صاحب نے یہ ارادہ کیا کہ مرحومہ کے لئے جہاں اولاد صدقہ جاریہ ہے کتاب فلاح دارین ۔ جس سے ہزاروں مسلمان مستفید ہوں گے ۔ بھی صدقہ جاریہ بن جائے ۔ تاکہ من کل الجہت ان پر رحمت و برکات کی برکھا برستی رہے۔

قارئین کرام مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور ہمارے لئے بھی۔

اَللّٰھُمَّ تَغَمَّدْھَا بِرَحْمَتِکَ
وَاجْعَلِ الْجَنَّۃَ مَثْوَاھَا۔

عبدالمالک

نبی پور پیراں ۔ شیخوپورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راہنمایانِ قوم سے درد مندانہ گذارش

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

علماء کرام و راہنمایانِ قوم! موجودہ دور میں مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ تو عیاں را چہ بیاں۔ آپ اگر ان کی بہتری و بہبودی، فلاح و ترقی کے صحیح خواہشمند ہیں اور اس بات کے متمنی ہیں کہ ان کی سب کی برائیاں اچھائیوں میں بدل جائیں تو خاکسار بھی موجودہ مفلسی غلامی و بربادی وغیرہ سب امراض مہلکہ اور رذیلہ کا علاج آپ سے عرض کئے دیتا ہے۔ جس سے قوم کی سب بیماریاں دور ہو جائیں گی اور پھر وہی پہلی سی شان و شوکت، رعب و دبدبہ، دولت و ثروت، حکومت و سلطنت وغیرہ سب نعمتیں ان کی خادم کہلانے لگ جائیں گی۔ یہ علاج وہی ہے جو آج سے قبل جن وانس کے پیشواء کی معرفت خدائے قدوس نے عرب کے بدوؤں زنا شراب کے عادیوں، جیتی لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے والوں کو عطا فرمایا تھا جسے استعمال کرنے سے وہ وحشی اور آدم زاد گرگ اقوام جہان کے ہادی و رہنما کہلائے۔

آپ اگر مسلمانوں کو کتاب و سنت کا فرماں بردار بنا دیں جس کا عملی رنگ میں پہلا زینہ نماز ہے اور جو انسانی پیدائش کی غرض و غایت بتائی گئی ہے۔

(وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ) (الذاریات ۵۶)

جن و انس کو ہم نے عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَ
يُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَوٰةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ) البینۃ (۵)

یعنی نہیں امر کئے گئے (انسان) مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ کی خالص کر کے واسطے اس کے دین کو بطور ابراہیم حنیف کے اور قائم رکھیں نماز کو اور دیں زکوٰۃ۔ اور یہی ہے دین قائم رہنے والے لوگوں کا۔

الحاصل انسانی پیدائش کا اصل مقصد توحید پر قائم رہتے ہوئے نماز ٹھہرائی گئی ہے۔ اس کی تاکید قرآن مجید میں ساڑھے سات سو بار سے بھی زائد کی گئی ہے [1]۔ اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی کل بیماریوں، کمزوریوں اور رذالتوں کو دور کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔

(وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) ہود (۱۱۴)

دن کے دونوں کناروں اور رات کے ٹکڑوں میں نماز پڑھ۔ تحقیق نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا۔

(أَقِمِ الصَّلَوٰةَ إِنَّ الصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ) العنکبوت (۴۵)

نماز پڑھ تحقیق نماز بےحیائی اور برائی کی تمام باتوں سے روکنے والی ہے۔

سورۃ مومنون میں نماز کو دونوں جہاں کی فلاح کا ذریعہ فرمایا۔

(قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ○ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ) المومنون (۲)

تحقیق (دونوں جہاں میں) فلاح پا گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں زاری کرنے والے ہیں۔

اور اسی کو اللہ جل شانہ نے اپنے دربار میں فریاد کرنے کا خاص الخاص طریقہ مقرر فرمایا چنانچہ سورہ بقرہ میں ہے (وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوٰةِ) (۴۵) یعنی مدد مانگو ساتھ صبر اور نماز کے۔

(۱) قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے پڑھنے اور قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن عام طور پر جو یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید میں ساڑھے سات سو بار نماز کے قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر محمدی میں اس آیت کے حاشیہ پر ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوہریرہ کے پاس سے گذرے اور وہ پیٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اٹھ نماز پڑھ۔ بے شک نماز شفا ہے۔ روایت کیا اس کو ابن جریر نے[۲]

تفسیر مظہری میں (احمد، ابوداؤد، ابن جریر سے) ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کام فکر میں ڈالتا تو آپ نماز کی طرف جلدی کرتے[۳] پس معلوم ہوا کہ نماز کو دخل ہے مہمات اور غموں کے دور کرنے اور حاجتوں کے پورا کرنے میں جس طرح

---

(۲) ضعیف ہے۔ اس کو ابن ماجہ (۳۴۵۸) خطیب "احمد (۲/۳۹۰، ۴۰۳) عقیلی (۲/۲۸/۲) ابن عدی (۳/۹۸۵) اور ابو شیخ نے "اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (۲۱۵) میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابن جریر نے اس کو تفسیر (۱/۲۶۰) میں بلا سند ذکر کیا ہے۔

سند: لیث از مجاہد از ابوہریرہ۔ یہ سند ضعیف ہے۔ اس میں دو علتیں ہیں۔

۱:۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ اسی لئے بوصیری نے کہا ہے کہ لیث کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے "مصباح الزجاجہ" (۲/۲۱۲، ۱۲۰۶)

۲:۔ لیث سے ذوّاد یا ذُوّاد بن عُلبہ، صلت بن حجاج اور معلی بن ہلال نے اس حدیث کو مرفوعًا روایت کیا ہے۔ جب کہ عبدالرحمان بن محمد محاربی عبدالسلام بن حرب اور قاضی شریک نے لیث سے روایت کرتے ہوئے اس کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ذکر کیا ہے شریک میں اگرچہ کچھ کلام ہے۔ مگر باقی دونوں راوی ثقہ ہیں۔ جب کہ اس کو مرفوعًا روایت کرنے والے تینوں ہی راوی ضعیف ہیں۔ بلکہ معلی بن ہلال کذاب ہے عقیلی اور ذہبی نے بھی "میزان" (۲/۳۳–۳۴) میں موقوف روایت ہی کو ترجیح دی ہے۔

قلت:۔ اس سے معلوم ہوا کہ علامہ ذہبی کا اپنی کتاب "طب نبوی" (۲۸۴) میں اس حدیث کو مرفوعًا ذکر کرنا اور ان فوائد کا بھی ذکر کرنا جو علماء نے اس سے اخذ کئے ہیں۔ درست نہیں۔ کیونکہ یہ اس صورت میں درست تھا جب کہ یہ حدیث مرفوعًا ثابت ہوتی۔

تنبیہ: "میزان" میں یہ حدیث موقوفًا کی بجائے مرسلًا ذکر ہوئی ہے جو صحیح نہیں۔

۳:۔ حسن ہے۔ اس کو احمد (۵/۳۸۸) ابوداؤد (۱/۳۱۹) "باب" ای اللیل افضل "مروزی نے "تعظیم قدر الصلوٰۃ" (۱/۲۳۱) میں ابن جریر نے "تفسیر" (۱/۲۶۰) میں بخاری نے "تاریخ کبیر" ←

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱/۲/۱۷۲ـ تعلیقاً) میں، بیہقی نے "شعب" (۶/ ۳۹۸ - ۳۹۹) میں اور خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" (۶/ ۲۷۴) میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اس کی سند محمد بن عبد اللہ بن ابی قدامہ — جسے محمد بن عبید بھی کہا گیا ہے — اور عبد العزیز برادر حذیفہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ کیونکہ یہ دونوں مجہول ہیں۔ جیسا کہ علامہ ذہبی نے "دیوان الضعفاء والمتروکین" (۲/ ۱۹۹، ۲۱۰) میں کہا ہے۔

لیکن یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔ کیونکہ اس کے بعض شواہد ہیں۔ جو یہ ہیں۔

۱۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کو طبرانی نے "اوسط" (۸۹۰) میں ابو نعیم نے "حلیہ" (۸/ ۱۷۶) میں اور بیہقی نے "شعب" (۶/ ۳۹۷-۳۹۸) میں روایت کیا ہے۔

علامہ سیوطی نے اس کو ابو عبید، سعید بن منصور اور ابن منذر کی طرف بھی منسوب کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ در منثور (۵/ ۶۱۳)

حافظ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" (۷/ ۶۷) میں اس کے راویوں کو ثقہ کہا ہے اور یہی درست ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مگر اس کی سند صحیح نہیں۔ کیونکہ اس میں انقطاع ہے۔

اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ پر جب کوئی تنگی وغیرہ آتی تو آپ انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے (وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا) طٰہٰ (۱۳۲)

عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے اس حدیث کو ایک نامعلوم قریشی کے حوالے سے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جیسا کہ "در منثور" (۵/ ۶۱۳) میں ہے مگر اس حدیث کی سند ضعیف اور منقطع ہے۔

۲۔ ثابت بنانی کی مرسل حدیث جس کو احمد نے "زھد" (۱۵) میں ابن ابی حاتم نے تفسیر میں — دیکھیں "تفسیر ابن کثیر" (۳/ ۱۷۹) — اور بیہقی نے "شعب" (۶/ ۴۰۱) میں روایت کیا ہے۔ اس مرسل کی سند حسن درجے کی ہے۔ اس کا سیاق حدیث عبد اللہ بن سلام سے ملتا جلتا ہے۔ مگر اس میں آیت کی تلاوت کا ذکر نہیں۔

بخاری نے "تاریخ کبیر" (۱/ ۱۰۰ـ تعلیقاً) میں اور خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" (۴/ ۲۰۷) میں اسی کو ثابت از انس رضی اللہ عنہ — یعنی موصولاً — بھی روایت کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ترمذی میں نماز کو حاجت کہا گیا ہے (۴)

حاصل کلام مسلمان جب تک اس اکسیری نسخہ کو اصلی رنگ میں استعمال کرتے رہے ایک طرف تو وہ اقوام جہاں کے ہادی و رہنما کہلائے اور دوسری طرف خدائے قدوس کے برگزیدہ بندوں میں ان کا شمار تھا۔ ان کو نوری فرشتوں پر فضیلت تھی۔ آسمان ان کا غلام اور زمین ان کی لونڈی تھی۔ دنیا و مافیہا ان کا تھا۔ اور یہ خلیفہ فی الارض کہلائے۔ خدائے ذوالجلال نے اس نماز پڑھنے والی صفت کا بیان پ۲۶ میں فرمایا ہے۔ ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ﴾ (الفتح ۲۹) محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں سخت ہیں اوپر کفار کے (از روئے رعب و دبدبہ) رحم دل ہیں آپس میں۔ دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے۔ چاہتے ہیں رضامندی اللہ کی اور فضل اس کا۔ نشانی ان کی بیچ چہروں ان کے ہے اثر سجدہ کے سے۔ یہ صفت ہے ان کی بیچ تورات کے اور بیچ انجیل کے۔

← ہے۔ اس موصول کی سند شواہد میں حسن درجے کی ہے۔ مگر اس کا سیاق دوسرا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حدیث حذیفہ اپنے ان دو شاہدوں کی بنا پر حسن درجے کی ہے۔ صحیح ابی داؤد (۱/۲۴۵/۱۱۷) میں شیخ البانی نے بھی اس کو حسن کہا ہے۔ انہوں نے اس کو شواہد کی بنا پہ ہی حسن کہا ہوگا۔ کیونکہ "تحقیق مشکاۃ" (۱/۴۱۶) میں تو انہوں نے اس حدیث حذیفہ کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

۴۔ یہ حدیث اسنادی اعتبار سے تو سخت ضعیف ہے۔ اس کی مفصل تخریج اور اس کی سند پر کلام کے لئے "تخریج صلوۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم" حدیث ۴۹۴۔ پہلا ایڈیشن ۳۴۰۷ دوسرا ایڈیشن۔ دیکھی جائے۔ مگر جہاں تک کسی حاجت اور ضرورت وغیرہ کو طلب کرنے کے لئے نماز پڑھنے والا مسئلہ ہے تو وہ قرآن و حدیث کے دوسرے دلائل سے ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ بقرہ آیت (۴۵، ۱۵۳) اور "ترغیب و ترہیب" (۱/۲۸۷ — ۲۹۰ – دارالحیاۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ لوگ ہیں جن کی تعریف اللہ تعالےٰ محبت سے خود فرما رہے ہیں جو قبل از نبوت دنیا میں بد و مشہور تھے۔ قتل وغارت گری، لوٹ کھسوٹ ان کی پیدائشی عادتیں تھیں جو وحشی مشہور تھے۔ الغرض دنیا کی سب برائیوں کے وہ مخزن اور جہاں کی تمام اچھائیوں سے کورے تھے۔ مگر جب ان لوگوں نے چند روز صحیح رنگ میں نمازیں پڑھیں۔ ان کی تمام برائیاں اچھائیوں سے تبدیل ہو گئیں۔ وہ سب بھلائیوں اور اچھائیوں کے مخزن اقوام جہاں کے رہنما اور سردار بنے۔ رضی اللہ عنہم کے معزز منصب پر فائز ہوئے۔ نوری فرشتے ان کی مدد کے لئے آسمانوں سے اترے۔ اللہ جل شانہٗ کو ان کی نمازیں اس قدر پسند ہوئیں کہ دونوں جہاں کی نعمتوں کا حقیقی وارث ان ہی کو مقرر فرما دیا اور ان کے لئے یہ شرف مخصوص کر دیا (وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ) التوبۃ (۱۰۰) وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں ان کی ساتھ نیکی کے۔ راضی ہوا اللہ تعالےٰ ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور تیار کی ہیں واسطے ان کے بہشتیں چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ ان کے۔ یہی ہے مراد پانا بڑا۔

خود حضورؐ نے بھی اپنی حقیقی امت کا معیار ان ہی کی اتباع کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے فرقہ ناجیہ یا وارث جنت وہ لوگ ہوں گے " مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ " جو اس طریق پہ ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں۔[(۵)]

یہ سب بزرگی اور فضیلت انہیں حقیقی روح والی نماز کی بدولت حاصل ہوئی جیسا کہ گذر چکا کہ ان مسلمانوں کی سب سے بڑی نشانی یہی بیان کی گئی ہے کہ وہ رکوع اور سجدہ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہتے ہیں اور ان کی پیشانی میں سجدہ کا نشان ہے جس سے وہ

۵ ۔ یہ ایک طویل حدیث کا آخری ٹکڑا ہے جو صحیح حدیث ہے۔ مگر یہ ٹکڑا حسن درجے کا ہے۔ اس حدیث کی مفصل تخریج میں نے دادا رحمہ اللہ کے رسالے "فرقۂ ناجیہ" کی تخریج میں کی ہے۔ ملاحظہ ہو تخریج کا صفحہ (۴ ۔ ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہچانے جاتے ہیں کہ یہ لوگ محمدی ہیں اور نماز کا ان پر یہ اثر ہے کہ وہ آپس میں نہایت رحم دل اور کفار پہ بہت سخت ہیں۔ الغرض نماز ان کے پاس ایسا حربہ تھا جو دنیا میں کسی دوسرے کو میسر نہیں ہوا تھا۔

حضرات! آپ اگر مسلمانوں کی گئی ہوئی شان و شوکت واپس لانے کے سچے دل سے خواہشمند ہیں تو کوشش کر کے مسلمانوں کو اصلی رنگ میں نمازی بنا دیجئے پھر دیکھیے کہ اللہ جل شانہ کے وہ تمام وعدے جو اس نے سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت مسلمانوں سے کئے ہیں ایک ایک کر کے پورے ہوتے ہیں یا نہیں۔

صحیح مسلم کی (حضرت معاذؓ سے لمبی روایت میں ہے حضور نے فرمایا بندوں پہ اللہ تعالٰے کا یہ حق ہے کہ وہ اسے وحدہٗ لاشریک سمجھیں اور بندوں کا حق اللہ تعالٰے پہ (جبکہ وہ اسے وحدہٗ لاشریک سمجھیں) یہ ہے کہ انہیں دونوں جہان میں عذاب نہ کرے۔[9]

مولا کریم فرماتا ہے (وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ) الروم (۴۷) مومنوں کی مدد ہم پہ لازم ہے۔ دوسری جگہ فرمایا (وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ) آل عمران (۱۳۹) تم ہی غالب ہو بشرطیکہ تم مومن ہو۔

دوستو! خدائے ذوالمنن نے تو مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ کے لئے خلافت کا وعدہ کیا ہے لیکن شرط رکھی ہے اعمال صالحہ خالص توحید و سنت کی اتباع، نماز اور زکوٰۃ کی۔ سورۃ نور میں ہے (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ

۹۔ اس کو مسلم (۱/ ۲۲۹ ۔ ۲۳۲) "ایمان"، اسی طرح بخاری (۲۸۵۶) جہاد (اور دیگر مقامات میں بھی) ابو عوانہ (۱/ ۲ ۔ ۱۷) ترمذی (۲۶۴۳) "ایمان"۔ نسائیؒ نے "عمل الیوم واللیلۃ" (۱۸۹) میں اور ابن مندہ نے "ایمان" (۱/ ۲۲۳ تا ۲۲۱ ۔ ۲۲۵) میں تین مختلف سندوں سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ النور (۵۵-۵۶) وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور کام کئے اچھے البتہ خلیفہ کروں گا میں ان کو بیچ زمین کے جیسا کہ خلیفہ کیا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے۔ البتہ ثابت کرنے گا واسطے ان کے دین ان کا جو پسند کیا ہے واسطے ان کے اور بدل دے گا ڈر ان کے کو امن سے عبادت کریں گے میری نہ شریک لاویں گے ساتھ میرے کچھ اور جو کوئی کفر کرے پیچھے اس کے پس یہ لوگ وہی ہیں فاسق۔ اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور فرمانبرداری کرو رسول کی تاکہ رحم کئے جاؤ تم۔

الحاصل جب تک مسلمان ان صفات سے موصوف ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے شامل حال رہی۔ انسانی آبادی نے ان کی غلامی کو باعث ہزار برکت سمجھا اور جب سے مسلمانوں میں ترک نماز کی وبا جہلکہ عام پھیل گئی یہ سب نعمتوں سے محروم ہونے لگے ہیں۔ اور حالت بایں جا رسید کہ آج انتہائی رسوائیوں میں گرفتار ہیں۔ افلاس اور غربت ان کے گلے کا ہار ہیں۔ محکومی اور غلامی ان کا بناؤ اور سنگار ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے جب سے توحید و سنت کے نور کو نکال کر کفر و شرک اور بدعات کے اندھیرے کو دل میں جگہ دی اور نماز جو خدا کے قرب کا واحد ذریعہ تھا چھوڑا ہے خدا سے دور ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور ۵۵) کا مصداق ٹھہرے ہیں خلافت ان سے چھین لی گئی۔ ظالم و جابر حکمران ان پر مسلط کر دیئے گئے۔ مسکنت و غربت اور ذلت ان پر بارش کی طرح برسائی گئی۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں انتہائی عذاب ہیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی اہمیت

مسلمانوں کے لئے نماز اس قدر لازمی اور ضروری ہے کہ جہاد (جو اصل اسلام ہے) جس میں مجاہدوں کے گھوڑے اللہ تعالےٰ کو اس قدر محبوب ہیں کہ ان کے سموں کی گرد کی قسم کھاتا ہے چنانچہ (وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ہ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ہ) العادیات۔ الیٰ آخرہ میں صراحتاً یہی ذکر ہے۔ گھوڑوں کی تمام عمر کی لید، پیشاب، رگ و ریشہ میل کچیل پسینہ اور تمام لبول و براز مجاہد کے نیکیوں کے پلڑے میں ہوں گے۔ خود مجاہد کا سونا جاگنا چلنا پھرنا کھانا پینا غرضیکہ کل حرکات و سکنات عبادت ہی عبادت ہیں۔ بلکہ میدان جنگ کی ایک گھڑی ہزار سالی کی صوم و صلوٰۃ والی زندگی سے بدرجہا افضل ہے[7]

حدیث میں یہاں تک صراحت آئی ہے کہ مجاہدوں کے گھوڑوں کی پاؤں کا غبار جس ناک میں پہنچا وہ دوزخ کی بدبو نہیں پائے گا[8] اور جس آنکھ نے مجاہدوں کا رات بھر پہرہ

۷۔ موضوع ہے۔

اس کو ابن ماجہ (۲۷۷۰) ابو یعلیٰ (۴۲۷۹، ۴۳۸۴۲) عقیلی (۲/۱۰۳) ابن حبان نے "مجروحین" (۱/۳۱۷) میں اور مزی نے "تہذیب الکمال" ز ۱۰/۲۰۴-۲۰۵) میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ منذری نے کہا ہے کہ عین ممکن ہے کہ یہ حدیث من گھڑت ہو۔

"ترغیب" (۲/۲۴۹)

شیخ البانی نے اس کو من گھڑت قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لئے "احادیث ضعیفہ" (۱۲۳۴) دیکھیں۔

جہاد کی فضیلت کے بارے میں متعدد صحیح احادیث موجود ہیں جو اس حدیث سے کفایت کرتی ہیں۔ اس کتاب کا موضوع چونکہ جہاد نہیں۔ لہٰذا ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

۸۔ صحیح ہے۔

اس کو طیالسی (۱/۲۱۲) ابن ماجہ (۲۷۷۴) ابن حبان (۱۵۹۰) اور حاکم (۲/۲۶۰) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ←

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا یا رات کو سفر جہاد کیا وہ آنکھ دوزخ کی آگ نہیں دیکھے گی (۹) اور جہاد وہ چیز ہے کہ جس میں مجاہد کے خون کا پہلا قطرہ نکلنے سے تمام گناہ دھل جاتے ہیں (۱۰) اور جس میں قتل ہونے والوں کو ہمیشہ کی زندگی عطا ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں انہیں میت کہنے سے منع

← اس کی سند صحیح ہے۔ اس کو ترمذی، ابن حبان، حاکم، ذہبی اور البانی نے بھی "صحیح الجامع" (۷۹۳) میں صحیح کہا ہے۔

ابن ماجہ میں ناک کی بجائے پیٹ کا ذکر ہے۔ اس حدیث کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سندیں بھی ہیں۔ ان میں سے بعض کی روایات میں بھی پیٹ کا ذکر ہے اور بعض کی روایات میں چہرے کا ذکر بھی ہے۔ ملاحظہ ہو سنن نسائی (۶/ ۱۳ - ۱۴) اور مستدرک حاکم (۲/ ۷۲) وغیرہ۔

عبد الرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جن قدموں کو اللہ کی راہ میں غبار لگا انہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

اس کو بخاری (۲۸۱۱) اسی طرح ترمذی (۱۶۳۲) اور نسائی (۶/ ۱۴) نے بھی روایت کیا ہے۔

۹۔ صحیح حدیث ہے۔

اس کو ترمذی (۱۶۳۹) نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے لیکن یہ اپنے شواہد کی بنا پر صحیح حدیث ہے۔ ان شواہد کو "ترغیب و ترہیب" (۲/ ۲۴۹، ۲۵۰ - ۲۵۱/ ۵ - ۶، ۹ - ۱۱) میں دیکھا جائے۔

۱۰۔ صحیح حدیث ہے۔

اس کو ترمذی (۱۶۶۳) ابن ماجہ (۲۷۹۹) عبد الرزاق (۵/ ۲۶۵) سعید بن منصور (۲/ ۲۱۷ - ۲۱۸) احمد (۴/ ۱۳۱) طبرانی (۲۰/ ۲۶۶ - ۲۶۷) اور بیہقی نے "شعب" (۸/ ۱۸۴) میں مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے اس کو امام ترمذی اور شیخ البانی نے بھی "احکام الجنائز" (۳۵ - ۳۶) میں صحیح کہا ہے۔

یہ ایک طویل حدیث ہے اس کے بعض شواہد بھی ہیں۔ جن میں ایک سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے جس کو طبرانی (۶/ ۷۳) حاکم (۲/ ۱۱۹) اور بیہقی نے "سنن" (۹/ ۱۶۳ - ۱۶۴) میں روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا ہے۔ چنانچہ حکم ہے (وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ) البقرہ (۲: ۱۵۴) قیامت کے روز تمام انبیاء صدیق اور صالحہ بندوں سے خطاب ہوگا کہ۔ تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو کہو سب اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کہتے ہوئے عرض کریں گے یا مولا تو نے ہم پر وہ فضل کئے ہیں کہ ہمیں کسی چیز کی خواہش باقی نہیں صرف شہداء کہیں گے ہمیں خواہش ہے کہ پھر زندگی ملے اور پھر تیری راہ میں قتل ہوں۔

خلق خدا جب قبروں سے اٹھے گی تو پریشان ہوگی مگر غازی ہوں گے۔ کہ اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے بلند آواز سے للکارتے ہوں گے۔ کفار کو پکڑو مارو گویا کہ وہ میدان جنگ میں ہی ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ میدان حشر ہے یا کفار کا مقابلہ۔ الغرض میدان جنگ جو اتنے فضائل اور بزرگیوں کا ذریعہ ہے جس کی شمولیت انسان کو گناہ سے اس طرح پاک کر دیتی ہے کہ مائی کے پیٹ سے ابھی ابھی پیدا ہوا ہے اس میں بھی مسلمانوں کے لئے نماز ضروری قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ حکم ہوتا ہے (وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ) النساء (۱۰۲) اے نبی! جس وقت تو ان میں ہو پس پڑھا ان کو نماز پس پڑھے ان میں سے ایک جماعت ساتھ تیرے اور لیں ہتھیار اپنے جس وقت نماز پڑھ لیں پس ہو جاویں پیچھے تمہارے اور آوے دوسری جماعت جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پس نماز پڑھیں ساتھ تیرے۔

فائدہ: اس آیت میں مقام خوف اور میدان جنگ کی نماز کا حکم ہو رہا ہے کہ ایک جماعت ساتھ تیرے نماز پڑھے اور دوسری مقابلہ کرے یا ہوشیار ہو کر پہرہ دیوے جب پہلی جماعت فارغ ہو تو وہ پیچھے ہٹ جاوے اور دوسری آگے ہو کر ساتھ تیرے نماز پڑھے اور فارغ شدہ ان کی جگہ پہرہ دے یا مقابلہ کرے۔ یہ ان مقاموں میں نماز کی تاکید ہو رہی ہے جہاں مائی اپنا لاڈلا بچہ بھی بھول جایا کرتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی مسلمان موت کے پنجے میں پھنسا ہوا بھی خدا کے قدوس کے سامنے سربسجود ہو۔ اپنی عبدیت اور غلامی کا اظہار کرے کیونکہ نماز میں جو شیرینی اور حلاوت ہے وہ صرف مسلمانوں ہی کے لئے ہے باقی سارا جہان اس سے خالی اور کورا ہے۔ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے ﴿ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴾ الرعد (۲۸) خبردار اللہ کے ذکر سے ساتھ ہی دل راحت پکڑتے ہیں اور نماز ہی اصل ذکر الٰہی ہے جیسا کہ فرمانِ باری ہے۔ ﴿ أَقِمِ الصَّلَوٰةَ لِذِكْرِي ﴾ طٰہٰ (۱۴) نماز پڑھ میرے ذکر کے لئے۔ حضورؐ اپنی پریشانی اور خستہ حالی کی حالت میں حضرت بلالؓ کو فرمایا کرتے تھے "أَرِحْنِيْ بِالصَّلٰوةِ يَا بِلَالُ"[۱۱] اے بلال نماز کے ساتھ مجھے راحت دے۔

---

۱۱ ۔ صحیح حدیث ہے۔

اس کو ابوداؤد (۴۹۸۵ ۔ ۴۹۸۶) احمد (۵/۳۶۴، ۳۷۱) طبرانی (۶/۲۷۷ ۔ ۲۷۸) اسماعیلی نے "معجم" (۲/۵۸۱) میں، دارقطنی نے "علل" (۴/۱۲۰/۴۶۱) میں اور خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" (۱۰/۴۴۳ ۔ ۴۴۵) اور "موضح" (۲/۴۳۶) میں روایت کیا ہے۔

اس حدیث کے راوی کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں اس کا نام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور بعض روایات میں بلال رضی اللہ عنہ کا نام ذکر ہوا ہے۔ جب کہ سالم بن ابی جعد سے عمرو بن مرہ کی روایت میں "عن رجل" (ایک آدمی سے) کہا گیا ہے۔

دارقطنی نے اس روایت کو صحیح ترین کہا ہے۔ سالم سے بعض روایات میں بھی ایسے ہے۔ مگر ان سے جو دوسری سندیں ہیں ان میں اختلاف پایا جاتا ہے جب کہ عمرو بن مرہ والی سند صحیح ہے۔ اس کو حافظ عراقی نے "تخریج احیاء علوم الدین" (۱/۱۹۵) میں اور شیخ البانی نے بھی "تحقیق مشکاۃ" (۱/۳۹۲) میں صحیح کہا ہے۔ اس سند سے اس حدیث کو ابوداؤد، احمد، اسماعیلی اور خطیب نے "تاریخ" میں روایت کیا ہے۔ ان کے یہاں اس کی دوسری سند بھی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز سے شغف کے چند واقعات

(۱) فخر المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر قیام فرماتے کہ پاؤں متورم ہو جاتے حضرت عائشہؓ عرض کرتیں حضور آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ آپ کے تو پہلے اور پچھلے سب گناہ معاف ہیں۔

حضور جواب دیتے اے عائشہؓ "اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا" (۱۲) "کیا میں خدا کا شکرگذار بندہ نہ ہوں۔

(۲) اسلامی لشکر رات کو ایک مقام پر ٹھیرتا ہے اگلی رات مہاجر کا پہرہ ہے اور پچھلی رات انصاری کا۔ مہاجر نے اپنا پہرہ ختم ہونے پر انصاری کو بیدار کیا۔ وہ اٹھا اور اپنی ڈیوٹی پہ کھڑا ہوا۔ دل میں خیال گذرا کہ یونہی پہرہ دینے سے بہتر ہے کہ نماز شروع کر دی جائے۔ ایک تو نیند نہ آئے گی دوسرے عبادت۔ چنانچہ وضو کیا اور نماز شروع کر دی۔ دشمن اپنی کمین گاہ میں یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا۔ اس نے ایسے نشانے سے تیر چھوڑا کہ مسلمان کے جسم میں پیوست ہو کر ہی رہ گیا مگر دل میں خیال ہے کہ نماز سے سلام پھیر کر نکالوں گا اور ساتھیوں کو بیدار کر دوں گا۔ اسی فکر میں تھا کہ دوسرا تیر پہلے سے بھی زبردست جسم میں گھس جاتا ہے مگر انصاری کا یہی خیال ہے کہ سلام پھیر کر نکالوں گا۔ اُدھر کفار کو غصہ ہو رہا ہے کہ انسان ہے یا پتھر جو ہمارے تیروں سے جھجکتا تک نہیں۔ غصہ کی حالت میں تیسرا تیر چھوڑتے ہیں جو اس زور سے جسم میں پیوست ہوتا ہے کہ غشی کھا کر اپنے پاس والے صحابی پر گر پڑتا ہے۔ وہ بیدار ہو کر کیا دیکھتا

۱۲۔ اس کو مسلم (۱۷/۱۴۲) احمد (۶/۱۱۵) مروزی نے "تعظیم قدر الصلوۃ" (۱/۲۴۱) میں ابو شیخ نے "اخلاق النبی صلے اللہ علیہ وسلم" (۱۵۹ - ۱۶۰) میں اور ابو نعیم نے "حلیۃ الاولیاء" (۸/۲۸۹) میں روایت کیا ہے۔

بخاری (۱۱۳۰) اور مسلم وغیرہ میں یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ مزید تفصیل کے لئے "تخریج صلوۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم" (۱۴۵ — دوسرا ایڈیشن) دیکھی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ تین تیر جسم میں پیوست ہیں اور خون کے پرنالے جاری ہیں [۱۳]

(۳) حضرت خبیبؓ کو کفار مکہ صلیب دینے کے لئے حرم کی حدود سے باہر لے جاتے ہیں۔ جب سولی دینے لگے تو فرمایا مجھے تھوڑی مہلت دو تاکہ مولائے کریم کی عبدیت اور غلامی کا اظہار کرلوں جس نے مجھے اسلام جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ کفار نے کہا پڑھ لے۔ الغرض جلدی سے دو رکعت ادا کر کے فرمانے لگے۔ نماز تو آرام سے اور زیادہ پڑھتا مگر خیال ہوا کہ تم کہیں یہ ہی نہ سمجھنے لگ جاؤ کہ موت سے ڈر کر نماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ آخر کفار نے سولی پر کھینچ دیا۔ مصلوب ہونے سے پہلے ابوسفیان نے پوچھا۔

اے خبیبؓ! تو اس بات کو برداشت کر سکتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیری جگہ مصلوب ہوں اور تجھے چھوڑ دیا جائے؟

حضرت خبیبؓ کو ابوسفیان کی بات کا اس قدر رنج ہوا کہ انتہائی غصہ کی حالت میں جواب دیا جیسے حافظ محمد صاحب لکھوکے مرحوم نے یوں ادا کیا۔

خبیبؓ کہیا نہ چاہاں واللہ کنڈا چبھے نبی نوں
سکھ نال وساں گھر اپنے صدقے کراں دہی نوں

یہ جواب سن کر ان میں سے ایک نالائق نے اس زور سے نیزا مارا کہ جسم کے پار نکل گیا اور انہوں نے یہ شعر کہہ کر اپنی روح کو الوداع کہا ؎

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ

نہیں خوف ہرگز نکلتی ہے اسلام پر جان میری
کسی کروٹ پر گر جاؤں یہ ہے نذر پیش رحمٰن میری

۱۳۔ اس واقعہ کو جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ یہ ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم وغیرہ میں ہے۔ اس کو ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ اس کی مفصل تخریج کے لئے "تخریج صلوٰۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم" (حدیث۔ ۱۱) کا حاشیہ دیکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَاءْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ (۱۴)

ٹکڑے ٹکڑے جسم میرا ہے خدا کی راہ میں
ہو گا مبارک ہر عضو اس کی نگاہ میں

نماز کی برکت کا یہ اثر ہوا کہ چالیس دن کے بعد جب مسلمانوں کو بڑی مشکل نعش مبارک ہاتھ لگی تو اتارنے والوں کا بیان تھا کہ آپ کا جسم ابھی گرم تھا اور زخموں سے تازہ خون ٹپک رہا تھا جس کی خوشبو کستوری سے بھی زیادہ مہک رہی تھی۔

(۴) حضرت عمرؓ کو جب صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے خنجر مارا گیا تو آپ زخم شدید کی وجہ سے گر پڑے۔ اٹھا کر گھر پہنچا دیئے گئے۔ صحابہؓ نماز سے فارغ ہو کر آپ کے گھر پہنچتے ہیں۔ دن نکلے آپ کو افاقہ ہوا اور ہوش آئی۔ سب سے پہلے جو کلمہ آپ کی زبان مبارک پر آیا وہ یہ تھا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ عرض کیا گیا جی ہاں آپ نے فرمایا "لَا اِسْلَامَ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ" نہیں ہے وہ مسلمان جو چھوڑ دے نماز کو (۱۵)

۱۴۔ اس قصہ کو بخاری (۳۰۴۵) چار دیگر مقامات میں بھی) ابوداؤد (۲۶۶۰-۲۶۶۱) طیالسی (۲/۱۰۱-۱۰۲) عبدالرزاق (۵/۳۵۳-۳۵۵) ابن سعد (۲/۵۵-۵۶) احمد (۲/۲۹۴-۲۹۵، ۳۱۰-۳۱۱) طبرانی (۴/۲۲۱-۲۲۳) اور ابونعیم نے "دلائل النبوة" (۴۳۹-۴۴۰) میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اس واقعہ میں خبیب رضی اللہ عنہ سے ابوسفیان کا جو سوال ہے۔ یہ ابو اسود از عروہ کی روایت میں ہے۔ جیساکہ "فتح الباری" (۷/۳۸۴) میں ہے۔

ابوسفیان نے یہی سوال زید بن دثنہ سے بھی کیا تھا جیساکہ "طبقات ابن سعد" (۲/۵۶) اور "سیرت ابن ہشام" (۱۷۵-مهذب) میں ہے۔

حافظ ابن کثیر عروہ کی روایت کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ ابن اسحاق نے تو یہ زید کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم "بدایہ و نہایہ" (۴/۶۸)

۱۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تخریج نمبر (۶۹) میں آئے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) حضرت عمرؓ اپنے عاملوں کو صراحتاً لکھا کرتے تھے کہ تم نے اگر نماز میں غفلت کی تو میں تمہارے کسی کام پر اعتماد نہیں کروں گا۔ (۱۶)

ایسے اور بھی بے شمار واقعات ہیں لیکن ہم انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔

نماز کی برکات میدانِ جنگ میں

نماز مسلمانوں کو اللہ کی طرف سے وہ حربہ ملا ہے کہ فتح و کامرانی جس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ میدان جنگ میں مسلمان اس کے استعمال سے ہمیشہ کامیاب رہے۔ اس کے متعلق بھی چند واقعات عرض ہیں۔

(۱) کفار مکہ نے مسلمانوں پر وہ ظلم ڈھائے کہ تاریخ ان کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق معہ حضورؐ صحابہؓ مکہ مکرمہ کو چھوڑ کر مدینہ طیبہ میں جا آباد ہوئے۔ کفار کے بڑھے ہوئے حوصلے اور بھی زور دار ہو گئے۔ انہوں نے مدینہ پر لشکر کشی کا ارادہ کیا اور عرب میں ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ چلو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا کر اپنے آبائی دین کو آنے والے تمام خطرات سے نجات دلا دیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لشکر کفار جمع ہوا۔ گانے بجانے اور ناچنے والی مشہور

۱۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ میرے نزدیک تمہارے امور میں سے اہم امر نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی یا اس پر محافظت کی اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا جس نے اس کو ضائع کر دیا وہ اس کے علاوہ دوسرے امور کو اس سے بڑھ کر ضائع کرنے والا ہے۔

اس کو مالک (۱/ ۶) نے اور مالک سے بیہقی (۱/ ۴۴۵) نے بسند صحیح روایت کیا ہے۔

عروہ بن زبیر کی روایت میں ہے کہ آپ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو نماز عصر اور عشا کے وقت کے بارے میں لکھا اور آخر میں فرمایا کہ تم غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

اس کو بھی مالک (۱/ ۷-۸) اور بیہقی نے بسند صحیح روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لونڈیاں بلوائی گئیں۔ بہت سا ذخیرہ شراب ہمراہ لے لیا گیا۔ سامان حرب کافی جمع کیا اونٹ کے کوہان کی پلاؤ لشکر کی خوراک مقرر ہوئی لشکر بڑے بڑے تجربہ کار اور نامور زور آزما بہادروں سے ترتیب دیا گیا جن میں سے ہر ایک سینکڑوں آدمیوں کے لئے کافی تھا۔ اس ہیبت ناک لشکر کی آن بان دیکھ کر عرب کی زمین لرز گئی۔ لوگ حیران رہ گئے۔ اور پکار اٹھے کہ لات و عزیٰ کی برکت سے اب ہمیشہ کے لئے محمد کا نام دنیا سے مٹ جائے گا۔ منزل منزل کرتے متکبروں کا لشکر بدر کے کنوئیں پر پہونچا اور مورچہ بندی کی۔

ادھر خدائی گروہ نے بھی تین سو تیراں کی تعداد میں بے سروسامانی کی حالت میں کوچ کیا اور بدر کے مقام پر پہنچ کر ڈیرا ڈال دیا جن کے پاس کل پندرہ تلواریں دو تین نیزے اور نام کو ایک دو کمانیں تھیں۔ خوراک کی یہ حالت کہ دو وقت پیٹ بھر کر کھانے کو نہیں ملتا تھا۔ لشکر میں کچھ بوڑھے چند ایک جوان اور کئی نادان بھی تھے کبھی خواب میں بھی جنہوں نے میدان جنگ کا نقشہ نہیں دیکھا تھا۔ خدا کے بھروسے پر اللہ والوں کا لشکر آدم زاد درندوں کے مقابل ہوا۔ تلواریں بجلی کی طرح کوندتی تھیں اور تیر بارش کی طرح برستے تھے۔ کفار لات و منات اور عزیٰ کی جے کے نعرے لگاتے تھے۔

سید البشر بجائے اس کے کہ لشکر کی کمان کریں اپنے ساتھیوں کو جوش دلائیں۔ اور جنگ کے نشیب و فراز سے آگاہ کریں۔ اپنی کھجور کی ٹہنیوں کی جھونپڑی میں سربسجود اللہ میاں سے عرض کرتے تھے کہ اے مولا! اگر تیرے یہ چند توحید والے قتل ہو گئے تو لا الٰہ الا اللہ کی آواز کیسے بلند ہو گی! حضور نے اس قدر گڑگڑا کر [illegible] صدیق اکبر سے نہ رہا گیا اور ہاتھ پکڑ کر کھینچتے تھے کہ حضور دعا ختم کیجئے اللہ [illegible] آپ کو کامیاب لوٹائے گا حضور نماز سے فارغ ہونے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حربہ ماز کا دار [illegible] لشکر کفار میں بھاگڑ پڑ گئی بستر بستر [illegible] بڑے [illegible] میدان میں [illegible] اور مسلمانوں نے ستر قیدی پکڑ لئے ہیں بے شمار مال و متاع [illegible] گھوڑے اور [illegible] تیر و تلوار برچھے اور کمان [illegible] غنیمت میں ہاتھ لگے [illegible] ہو کر بھاگے کہ پیچھے نہ دیکھ سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) حضرت عمرؓ کے عہد میں اسلامی لشکر نے فارس پر چڑھائی کی۔ فارسی لوگ مسلمانوں کے سامان حرب کو ردی خیال کرتے ہوئے مذاق اڑاتے۔ یہ تیر ہیں یا سوت کاتنے کے تکلے اسلامی لشکر اونٹ اور گھوڑوں پر سوار تھا۔ اور فارسیوں کی فوج میں ہاتھیوں کی فراوانی اور ہاتھی بھی ایسے جو تیر و تلوار کے زخم سے اور بھی مست ہو کر آدمیوں کو پاؤں تلے روندتے تھے۔ سپاہیوں کا یہ حال کہ ہر ایک پورا پورا قوا عد دان جو بیسیوں میدان جیت چکا تھا۔ اسلامی لشکر میں ہر طرح کے آدمی ہیں۔ بالآخر فوجوں میں مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کو پہلی دفعہ تھوڑی سی ہزیمت ہوئی بعدہٗ سنبھل گئے۔ فارسی لشکر کو ہر گھڑی شکست پر شکست آ رہی تھی۔ شاہ فارس یہ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔ تجربہ کار سپہ سالار انتہائی تدابیر سے مقابلہ کر رہے ہیں مگر کچھ بن نہیں آتا۔ بالآخر شاہ فارس دریافت کرنے لگا کہ باوجود کثرت فوج اور تجربہ کاری نے ہمارا لشکر شکست پر شکست کیوں کھا رہا ہے؟

سپہ سالار جواب دیتے ہیں کہ جناب اور تو ہر حیثیت میں ہم اسلامی لشکر سے زور آور اور قوی ہیں مگر ان میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ تمام دن ہمارے مقابل ہو کر تلوار چلاتے ہیں اور رات بھر نمازیں کھڑے کھڑے صبح کر دیتے ہیں۔

بادشاہ کہتا ہے کہ اگر واقعہ یوں ہی ہے تو پھر ان سے صلح کر لینی چاہیئے۔ بغیر اس کے ہمیں کوئی چارہ نہیں۔ یہی نماز والی زائد خوبی جو ان میں ہے انہیں ہر گھڑی غالب اور ہمیں مغلوب کر رہی ہے۔

(۳) خود ہندوستان میں سلطان محمود غزنوی نے سومنات کے مندر پر لشکر کشی کی۔ لشکر کی تعداد چند ہزار سے تھی۔ ادھر ہندوستان کے ایک سو دیکے راجے مہاراجے لاکھوں کی تعداد میں اپنے بہادر سپاہیوں کے لشکر لے کر مقابلہ کو آئے تھے کیونکہ ہندوستان کا بچہ بچہ اس جنگ کی اہمیت کو محسوس کر رہا تھا جو مدد کسی سے ہو سکتی تھی۔ اپنی قوت اور طاقت سے کئی گنا زیادہ صرف کر رہا تھا۔ ہندوستان کے راجپوت اپنے معبود ان باطل کی عزت و حرمت پر جانیں قربان کرنے کو تلے ہوئے تھے اور راجپوتوں نے خون جوش سے ہر اپنے اور بیگانے کو دکھا رہا تھا کہ دھرم کی جنگ ہے۔ اس سے پیچھے رہنا دل چرانا اور منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیر نا کہ جرم ہے اپنی بہادری اور آن کو بٹہ لگاتا ہے۔ اس پروپیگنڈا کا یہ اثر ہوا کہ ہر طرف ساون کے بادلوں کی طرح لشکر آئے جن کے پاؤں کی گرد سے آسمان دھندلا ہو رہا تھا۔ اسلامی لشکر یہ سب کارروائی دیکھ رہا تھا اور اپنے حقیقی معبود کے توکل پر شاداں و فرحاں تھا۔ آخر دونوں لشکر مقابل ہوئے۔ ایسی گھمسان کی جنگ ہوئی کہ تلواروں کی چمک نے سورج کی روشنی کو مات کر دیا۔ خون کا سیلاب اس قدر بہا کہ گھوڑوں کے تنگ خون میں تر ہو گئے تھے۔ اسلامی لشکر میں کچھ پریشانی نمودار ہونے لگی۔

سلطان نے بجائے اس کے کہ لشکر کو تسلی دے جنگ سے تشبیب و فراز سے آگاہ کرے لشکر کو اپنے حال پر چھوڑ کر اپنے خیمہ میں پہنچ کر باوضو ہو کر نہایت خشوع اور عاجزی سے دو رکعت نماز ادا کی پھر اللہ تعالٰے سے گڑگڑا کر دعا کی کہ الٰہ العالمین! میں نے لشکر کشی کسی دنیوی غرض سے نہیں کی محض تیرے کلمہ توحید کو بلند کرنے اور ہند کے سب سے بڑے معبود باطل کو نابود کرنے کے لئے ایسی جگہ آیا ہوں کہ جہاں سے اگر سپاہیوں کو پر بھی لگ جائیں تو وطن نہیں پہنچ سکتے۔ یا مولا! اگر تیرے یہ نام لیوا یہیں کام آئے تو اسلام ہمیشہ کے لئے سرزمین میں بدنام ہو جائے گا۔ اور نہیں امید کہ پھر لا الٰہ الا اللہ کی آواز بلند ہو۔

سلطان مرحوم کی اس نماز اور دعا کا یہ اثر ہوا کہ ہند کا لشکر جن کے نعرہ (سومنات کی جے) سے آسمان گونج رہا تھا اور جو بھوکے شیروں کی طرح مسلمانوں پر ٹوٹ رہا تھا۔ یک لخت پسپا ہونے لگا اور ہند و لشکر میں اس قدر بے چینی واقع ہوئی کہ تلواریں اپنوں پر ہی چل رہی تھیں۔ اور اس بزدلی سے بھاگ رہے تھے کہ دریا میں کود کود کر بلا وجہ غرق ہو رہے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میدان مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ اور ہندوؤں کے کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ صحیح سالم کسی ہندو کا میدان میں کہیں نشان نہیں ملتا تھا۔ ہاں بھاگتے ہوئے جو مسلمانوں نے گرفتار کر لئے وہ ہزاروں کی تعداد میں بطور غلام مسلمانوں کے پاس موجود تھے۔ سامان حرب اور رسد بے شمار نقدی اسلامی لشکر کو غنیمت میں ہاتھ آئی۔ خود سومنات کے پجاریوں نے مدتوں کی جوڑی ہوئی دولت سلطان کے پیش کی اور سومنات کا بت جو جواہرات سے مرصع تھا سلطان نے خدا کا نام لے کر اپنے ہاتھ سے توڑا اور سلطان بمعہ لشکر خدا کی کبریائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتا ہوا شاداں وفرحاں واپس غزنی پہونچا ۔

(۵) محمد شاہ غوری ہندوستان میں بارہ سو فوج کے ہمراہ داخل ہوا۔ ادھر پہ تھوی راج کے ساتھ سوائے چند ایک کے تمام ہندوستان کے راجے مہاراجے تھے لشکر کی تعداد لاکھوں کی تھی۔ ہندوؤں کے حوصلے حد سے بڑھے ہوئے تھے اور اپنی بہادری کے ترانے گاتے ہوتے ہوئے مست نظر آتے تھے۔ لشکر کا سپہ سالار سب سے تجربہ کار جنرل گنگا جولان تھا جب دونوں لشکر مقابل ہوئے۔ موسلا دھار بارش کی طرح تیروں کی بارش ہونے لگی۔ لشکر کے پاؤں کی گرد نے میدان جنگ اور اردگرد کو اندھیری کوٹھڑی بنا دیا جس میں سوائے تلواروں کی چمک کے کوئی روشنی نہیں تھی خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں اور گھوڑے خون میں غرق ہوئے جاتے تھے۔ اس گھمسان کے معرکے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور بڑھتے بڑھتے یک لخت پیچھے ہٹنے لگ گئے۔ ہندوؤں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور وہ اسلامی لشکر پہ بری طرح ٹوٹ پڑے۔ محمد غوری اس یکبارگی پلٹے کو دیکھ کر حیرانی کے سمندر میں غرق ہوگیا۔ آخر اسی پریشانی میں میدان کو اسی حالت میں چھوڑ کر اپنی قیام گاہ میں پہنچ کر درگاہ الٰہی میں اس تضرع اور عاجزی سے ادا کی کہ آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی۔ خدائے ذوالجلال سے اپنی کمزوری کی شکایت کرتے ہوئے مدد طلب کی۔ باہر نکل کر کیا دیکھتا ہے کہ میدان کا رنگ بدل چکا ہے۔ بجائے پسپائی کے مسلمان ہندو لشکر پہ یوں برس رہے ہیں جیسے بھوکا شیر بکری پہ۔ ہندو لشکر بری طرح پیٹھ دے کر بھاگ رہا ہے۔ جدھر دیکھو میدان میں لاشیں ہی لاشیں نظر آرہی ہیں۔ گنگا جولان لشکر کی کمان میں انتہائی تدابیر سے کام لے رہا ہے۔ مگر کچھ بن نہیں آتی۔ بالآخر جیسا کہ مشہور ہے وہ جادوگر تھا مصیبت و بے لبسی کے وقت اپنے منتر سے زمین میں چھپ جایا کرتا تھا۔ اپنے جادو کا سارا زور مارتا ہے۔ مگر کچھ پیش نہیں جاتی بلکہ زمین سے آواز آتی ہے کہ آج سوائے مسلمانوں کے کسی کو جگہ نہیں۔ یہ دیکھ کر گنگا جولان کا دل اسلام کی طرف مائل ہوا۔ اور حاجی نور تن کے ہاتھ پہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو زبان سے پڑھ کر دل اور جسم کی نجاست سے پاک ہوگیا۔

(۵) خاندان مغلیہ کے پہلے بادشاہ (بابر) نے بھی (جب کہ وہ شکست پہ شکست کھا رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا) پانی پت کے میدان میں جب اس حربہ نماز کو استعمال کیا اور شراب سے سچی توبہ کی تو وہ فتحیاب ہوا۔ جس سے مغلیہ سلطنت کی بنیاد قائم ہو گئی۔

ایسے واقعات اسلامی تاریخ میں بے شمار موجود ہیں کہ جس وقت مسلمانوں نے اپنی بے بسی کی حالت میں سربسجود ہو کر اپنی عبدیت اور غلامی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ جل شانہٗ سے امداد طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی مدد سے کامیاب فرمایا۔ اور ایسا کیسے بھی کیوں نہ خود مولا کریم نے ایسا کرنے کا مسلمان کو حکم دیا ہے۔ (وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ) البقرہ (۴۵) مدد مانگو تم ساتھ صبر اور نماز کے۔ پھر فرمایا (اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ) المومن (۶۰) اور پھر وعدہ فرمایا ہے (وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ) الروم ۴۷

عجیب واقعہ

جو واقعات مذکور ہوئے وہ بھی تو اپنی جگہ عجیب ہیں۔ لیکن ان سے بھی عجیب تر واقعہ سن لیجئے جسے مورخین نے بالاتفاق بیان کیا ہے کہ بابر بادشاہ کا اکلوتا اور لاڈلا بیٹا (ہمایوں) بیمار ہوا۔ بڑے بڑے نامور اور تجربہ کار حکماء اور وید بلائے گئے۔ ہر طرح کے علاج ہوئے۔ بجائے اس کے کچھ افاقہ ہو بیماری بدستور بڑھتی رہی۔ آخر حکماء نے لا علاج سمجھ کر جواب دے دیا۔ بابر نے نہایت پریشانی کی حالت میں علماء سے دریافت کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ سب نے کہا کہ حدیث میں ہے صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصے اور غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور تمام بلاؤں کا دافع ہے [۱۷] پس سب سے عزیز چیز کا صدقہ کرنا چاہیئے۔

بابر نے سوچا کہ جان سے زیادہ کوئی چیز انسان کو عزیز نہیں۔ لہٰذا اسے ہی قربان کر دینا بہتر ہو گا۔ اسی خیال سے بابر نے وضو کیا۔ دو رکعت نہایت خشوع سے گڑگڑا کر ادا کیں اور

۱۶۔ صحیح ہے۔

یہ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے جس کو ترمذی (۶۶۴/۳) ابن حبان (۸۱۱) ابن عدی (۱۵۶۴/۴) اور بیہقی نے "شعب" (۵۲۸/۲) میں روایت کیا ہے۔

اس کی سند ضعیف ہے مگر یہ اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ ان شواہد کی تفصیل کے لئے "احادیث صحیحہ" (۱۹۰۸) دیکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمایوں کی چارپائی کے گرد گھوم کر داہنی جانب روبقبلہ بیٹھ کر دست بدعا عرض کرنے لگا "یا مولا! میرے بیٹے کے عوض میری جان لے لے اور اس کی جان بخش دے" اور پھر آواز بلند تین دفعہ کہا کہ لے لی۔ لے لی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمایوں کو افاقہ ہونے لگا اور بابر بیمار ہونے لگا۔ یہاں تک کہ ہمایوں چارپائی پر بیٹھنے لگ گیا اور بابر لاچار ہوگیا۔ ہمایوں تندرست ہوکر محل سے نیچے اترا۔ مگر بابر کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

یہ ایسا واقعہ ہے کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ یہ صرف نماز ہی کی برکت تھی۔

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ مسلمانوں کے لئے میدان جنگ میں بھی نماز کا حکم ایسا ہی ہے جیسے آرام و راحت کی حالت میں۔ اور یہ بھی آپ نے دیکھ لیا کہ مسلمانوں نے بھی اس حکم کو ویسا ہی تسلیم کیا جیسا کہ حق تھا۔ یعنی صلیب پر چڑھ جانے کی دشمن تیاری کر رہے ہیں مگر مسلمان نماز کی مہلت مانگ کر نماز پڑھ رہا ہے۔ بطن میں خنجر اس شدت سے گھونپا گیا ہے کہ دنیا و ما فیہا کی خبر نہیں۔ مگر جب ہوش آئی تو سب سے پہلے یہی بات دریافت کی کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں یا نہیں۔ میدان جنگ میں جب کوئی صورت جان بچانے کی نظر نہیں آئی تو اپنے حقیقی معبود کے سامنے زاری کرتے ہوئے مدد طلب کی جن کے نتائج آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

حکماء کے علاج سے مایوس ہوکر جب نماز کی طرف رجوع کیا تو اس کے دل کی مراد برآئی ہے۔ الغرض مسلمانوں کے پاس نماز ہی وہ حربہ تھا جس کے استعمال سے وہ مشکل سے مشکل میدان اور مصیبت میں مظفر و منصور نکلے۔ اور اسی کی برکت سے وہ فاتح جہان اور حکمران کہلائے۔ اسی نے انہیں اقوام جہان کے ہادی کے لقب سے ملقب کیا۔ اسی نے انہیں رضی اللہ عنہم کے عظیم الشان منصب پر فائز کیا۔ غرض اسی کی برکت سے دونوں جہان میں ممتاز ہوئے۔

پس آپ اگر موجودہ مسلمانوں کو ان کا حقیقی وارث بنانا چاہتے ہیں تو ان بدعات وخرافات میں پھنسے ہوئے برائے نام مسلمانوں کو حقیقی رنگ میں صحابہ والی نماز کا نمازی بنا دیجئے اور پھر دیکھ لیجئے کہ وہ سب نعمتیں جو ایک ایک کرکے اس کے ہاتھ سے جا چکی ہیں۔ مثل سابق اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّہۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ ۔ اَمَّا بَعۡدُ [۱۸]

مسلمان موجودہ دور میں جس ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اسے دیکھ کر زبان پر عربی کا یہ مصرع جاری ہوتا ہے۔ "فَلْیَبْکِ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ کَانَ بَاکِیًا" رونے والوں کو مسلمانوں پر رونا چاہیئے۔ محکومی، عزیت، ذلت وغیرہم جو انسانیت کے لئے لعنتیں ہیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ مغضوب اور معتوب قوموں پر مسلط کرتا ہے سب کی سب مسلمانوں کے گلے کا ہار ہو رہی ہیں اور واضح ہو رہا ہے کہ خدائے قدوس مسلمانوں سے اپنی مہربانیوں کا رشتہ جو ان کے لئے مخصوص تھا منقطع کر چکا ہے۔ جس کی وجہ تلاش کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے نماز کو ترک کر دیا ہے۔ تب ہی تو یہ ذلتیں ان پر مسلط کر دی گئی ہیں۔ ورنہ غلامانِ محمدؐ تو اقوامِ جہان کے سرتاج ہوا کرتے تھے اور ان کی غلامی انسانی آبادی کے لئے موجب صد فخر و ہزار برکت ہوتی تھی۔

جو کوئی ہو جہانگیری محمدؐ کی غلامی کر
عرب کا تاج سر پہ رکھ خداوندِ عجم ہو جا

دونوں جہان کی ساری نعمتیں غلامانِ محمدؐ کے ساتھ مخصوص کی جا چکی ہیں۔ ہماری اس حالت کے متعلق حضورؐ نے قرار رکھا ہے کہ "فَاَوَّلُھُنَّ نَقۡضًا الحکم وَاٰخِرُ

۱۸۔ اس خطبہ کی تخریج اور اس کے الفاظ کی تحقیق کے لئے ہمارا رسالہ "خطبہ حاجت" دیکھا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُنَّ الصَّلٰوۃُ "(۱۹) (الحدیث) سب سے پہلے (امت سے) حکومت ٹوٹے گی اور سب سے آخر نماز۔ دوسری حدیث میں فرمایا " اَوَّلُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمُ الْاَمَانَةُ وَاٰخِرُ مَا تَفْقِدُوْنَ الصَّلٰوۃُ " (۲۰) (الحدیث) سب سے پہلے جو چیز تم اپنے دین سے گم پاؤ گے امانت ہے اور سب سے آخر جو چیز گم پاؤ گے وہ نماز ہے۔

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہو گیا کہ دین کی پہلی کڑی خلافت یا امانت ہے اور اس کی آخری کڑی یا سرا نماز ہے اور باقی سارا دین ان دونوں کے درمیان ہے۔ گویا دین کی مثال حضورؐ نے ایک سنگل سے فرمائی کہ جس کی پہلی کڑی حکومت ہے۔ اس کے بعد دوسری کڑیاں ہیں جن کی آخری نماز ہے۔

۱۹۔ صحیح ہے۔

یہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کی تخریج نمبر (۴۲) میں آ رہی ہے۔ وہاں اس کے ایک شاہد کا بھی ذکر ہے۔

۲۰۔ صحیح ہے۔

یہ حدیث انس، عمر بن خطاب، زید بن ثابت، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً، ابن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے۔

(۱) حدیث انس کو بخاری نے "تاریخ کبیر" (۲/۱۵۸) میں اور قضاعی نے "مسند شہاب" (۲۱۶-۲۱۷) میں ثابت بنانی کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں ثواب بن حجیل ہے جسے ابن ابی حاتم (۲/۱/۴۷۱) نے ذکر کیا ہے مگر اس کے بارے میں کسی قسم کی جرح یا تعدیل ذکر نہیں کی۔ بخاری نے اس حدیث کو اسی کے ترجمے میں روایت کیا ہے۔

اس حدیث کے پہلے ٹکڑے کی انس رضی اللہ عنہ سے دوسری سند بھی ہے اور یہ علاء بن زید ل کی سند ہے۔ اس سند سے اس کو ابن عدی (ق ۲۶۳/۱) نے روایت کیا ہے۔ مگر یہ علاء کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔

(۲) حدیث عمر کو طبرانی نے "معجم صغیر" (۱/۱۳۸) میں اور ان سے ابو نعیم نے "حلیۃ الاولیاء" (۲/۴۳/۱۷) میں روایت کیا ہے۔

حافظ ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں حکیم بن نافع ہے جسے ابن معین نے ثقہ اور ابوزرعہ نے ضعیف کہا ہے اور اس کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔ "مجمع الزوائد" (۷/۳۲۴) ←

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلت :۔ اس کی حدیث (حکیم بن نافع کی) شواہد میں حسن درجے کی ہے۔ ابن عدی نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی حدیث لکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ "الکامل" (۲/۲۴۰)

لہٰذا اس سند میں طبرانی کا شیخ حسین بن منصور رمانی اگر ثقہ ہے تو یہ سند شواہد میں حسن درجے کی ہے۔

(۳) حدیث زید بن ثابت کو حکیم ترمذی نے "نوادر الاصول" میں روایت کیا ہے۔ شیخ البانی نے "صحیح الجامع" (۲۵۰۲) میں اس کو حسن کہا ہے۔

(۴) حدیث ابوہریرہ کو ابویعلیٰ (۶۶۲۴) نے روایت کیا ہے مگر اس کی سند اشعث بن براز کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس میں امانت کے ساتھ حیاء کا ذکر بھی ہے۔ قضاعی (۲۱۵) نے اس حدیث کے پہلے ٹکڑے کو ایک دوسری سند سے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں بھی دونوں چیزوں (امانت اور حیاء) کا ذکر ہے مگر وہ سند بھی ضعیف ہے۔

(۵) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث کو عبدالرزاق (۳/۳۶۳) طبرانی (۹/۱۵۳، ۳۶۱ - ۳۶۲) اور حاکم (۴/۵۰۴) نے شداد بن معقل کی سند سے روایت کیا ہے۔ شداد کو حافظ ابن حجر نے صدوق کہا ہے۔ اس سند کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔ لہٰذا یہ اثر جید یا صحیح ہے۔ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

طبرانی (۹/۳۱۲) نے اس کو ابوالزعراء عبداللہ بن ہانی کی سند سے بھی ابن مسعود سے روایت کیا ہے مگر یہ سند ضعیف ہے۔

(۷) حذیفہ رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث کو احمد نے "زھد" (۲۴۴) میں ابن وضاح نے "البدع والنھی عنہا" (۵۸ - ۵۹) میں اور حاکم (۴/۴۶۹) نے روایت کیا ہے۔ اس کو حاکم نے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ مگر اس کی سند ضعیف ہے اس میں احمد اور حاکم کے یہاں امانت کی بجائے خشوع کا ذکر ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ اسی لئے شیخ البانی لکھتے ہیں کہ "علی کل حال یہ حدیث صحیح ہے۔ کیونکہ اس کے بہت سے شواہد ہیں" ملاحظہ ہو "احادیث صحیحہ" (۱۷۳۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدت ہوئی اسلام کی پہلی کڑی جو حکومت تھی مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکی ہے اور سب سے آخری کڑی جو نماز تھی وہ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے ٹوٹ چکی ہے۔ گویا کہ سارے کا سارا دین مسلمان چھوڑ چکے ہیں جس کی تفصیل حدیث میں یوں ہے۔ " یُوْشِکُ اَنْ یَّأْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِیَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰی وَعُلَمَاءُهُمْ اَشَرُّ مِنْ تَحْتِ اَدِیْمِ السَّمَآءِ الٰی اٰخرہ الحدیث [۲۱] (مشکوٰۃ) اسلام پر ایسا زمانہ آنے والا ہے باقی نہ رہے گا اسلام سے کچھ مگر نام اس کا۔ اور نہ باقی رہے گا قرآن سے کچھ مگر رسم پڑھنے اس کے کی۔ مسجدیں ان کی خوب صورت ہوں گی اور وہ ہدایت سے خالی اور علماء ان کے بدتر ہوں گے ان چیزوں سے جو آسمان کی ڈھوڑی تلے ہوں گی۔

آج مسلمانوں کی وہی حالت ہے۔ اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے چھوڑ چکے ہیں اور اب سوائے کفر کے مسلمانوں کے پاس کوئی چیز نہیں۔ تب ہی تو ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور عاقبت کی جو رسوائی ہونے والی ہے اس کی تفصیل بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملاحظہ فرمایئے۔

۲۱۔ ضعیف ہے۔

اس کو ابن عدی (۴/۱۵۴۳) اور بیہقی نے "شعب" (۴/ ۴۶۹ -- ۴۷) میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ کیونکہ علی رضی اللہ عنہ سے اس کو علی بن حسین بن علی نے روایت کیا ہے۔ اور ان کی اپنے دادا علی رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہے۔

ابن عدی اور بیہقی کے یہاں ایک راوی نے اس کو موقوفاً بھی روایت کیا ہے۔ مگر یہ کوئی علت نہیں کیوں کہ اس کو دو ثقہ راویوں نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ نیز اس کو موقوفاً روایت کرنے والے راوی میں ضعف پایا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب اللہ کی آیات

اللہ تعالٰی نے جو وعید بے نماز کے لئے قرآن مجید میں ارشاد فرمائی ہے نمونہ سنئے۔

۱- ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾ التوبۃ (۱۱) پس اگر توبہ کریں۔ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔

فائدہ :- اس آیت سے معلوم ہوا کہ نمازی اور تائب از کفر شرک اور زکوٰۃ دینے والے مومن آپس میں برادری ہیں اور جو بے نماز ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے وہ مومنوں کی برادری سے خارج ہیں۔ پس ساتھی ہوئے کفار کے۔

۲- ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ مریم (۵۹) پ۱۶

پس جانشین ہوئے ان کے پیچھے بُرے لوگ کہ ضائع کیا انہوں نے نماز کو اور پیروی کی انہوں نے خواہشوں کی پس داخل ہوں گے غی میں۔

فائدہ :- غی دوزخ میں ایک بہت گہری اور بُری وادی ہے جس کی بابت حدیث میں ہے کہ اس میں اگر پتھر پھینکا جائے تو مدتوں بعد اس کے تلے پہونچے (۲۲) اور وہ کھائی مخصوص کی گئی ہے بے نمازوں اور خواہش پرستوں کے لئے جیسا کہ اس آیت نے واضح کر دیا۔ پس معلوم ہوا کہ بے نماز کفار کا ساتھی ہے۔

۲۲ :- یہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جس کو مروزی نے "تعظیم قدر الصلوٰۃ" (۱/ ۱۱۹- ۱۲۰) میں طبری نے "تفسیر" (۹/ ۱۰۰) میں دولابی نے "کنی" (۱/ ۱۳۰) میں اور طبرانی نے "کبیر" (۹/ ۲۰۶) میں روایت کیا ہے۔

یہ حدیث ابو امامہ سے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح مروی ہے۔ حافظ منذری نے موقوف روایت کے بارے میں کہا ہے کہ یہ صحیح ترین ہے اور حافظ ابن کثیر نے اس کے مرفوع ہونے کو منکر کہا ہے۔ "تفسیر ابن کثیر" (۳/ ۱۳۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ (اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٥ الروم (۳۱)

نماز پڑھو مشرک نہ ہو جاؤ۔

فائدہ:۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز چھوڑ دینے سے انسان مشرک ہو جاتا ہے۔ اور حدیث شریف میں اس کی تصریح موجود ہے (۲۳)

۴۔ (اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ـ) السجدہ (۱۵)

تحقیق جو لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ ہماری آیتوں کے جب نصیحت کئے جاتے ہیں ساتھ ان کے گر پڑتے ہیں سجدہ میں اور تسبیح بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف رب اپنے کے اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

فائدہ:۔ اس آیت میں اللہ تعالٰے نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ مومن ہیں وہ اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں اور اس سے تکبر نہیں کرتے۔ بخلاف اس کے جو لوگ سجدہ نہیں کرتے وہ مومن نہیں اور متکبر ہیں۔ گویا اللہ تعالٰے نے بے نمازوں کے ایمان کی نفی کر دی ہے۔

۵۔ (اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ) النور (۵۶)

نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ اور فرمانبرداری کرو رسول کی تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔

← لیکن یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ اس کے متعدد شواہد ہیں جن میں ایک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے جس کو مسلم (۱۷/۱۷۹) احمد (۲/۳۷۱) اور ابو یعلیٰ (۶۱۷۹) نے روایت کیا ہے۔

اس کے بقیہ شواہد کو "ترغیب و ترھیب" (۴/۲۰۴ ۔ ۲۷۴) میں دیکھا جائے۔

واضح رہے کہ اس حدیث کے جو شواہد ہیں ان میں "غيّ" کی گہرائی کا ذکر نہیں ہو ا بلکہ مطلق طور پہ جہنم کی یہ گہرائی ذکر کی گئی ہے۔

۲۳۔ یہ تصریح ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جو نمبر (۲۹، ۳۶) میں آرہی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ :۔ اس آیت میں اللہ تعالٰی نے صراحت فرمادی ہے کہ حصولِ رحمت کا ذریعہ صرف نماز، زکوٰۃ اور اطاعت رسول ہے ۔ اور اطاعت رسول کا عملی رنگ نماز ہے ۔ گویا کہ نماز ہی حصولِ رحمت کا ذریعہ ہے ۔ پس جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ رحمت کا مستحق نہیں اور جو خدا کی رحمت سے خارج ہے وہ کفار کا ساتھی ہے ۔

۶۔ (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔) المنافقون (۹)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ روکے تمہیں مال تمہارا اور اولاد تمہاری یادِ الٰہی (نماز) سے اور جو کوئی کرے ایسا پس وہی ہیں خسارہ پانے والے ۔

فائدہ :۔ ذکر اللہ کا معنی نماز ہے جیسا کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِكْرِیْ ؕ سے واضح ہے ۔ نماز پڑھ میرے ذکر کے لئے ۔ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ مال اور اولاد کے شغل میں نماز چھوڑنے والے لوگ خسارہ پانے والے ہیں ۔ اور خسارے والے لوگ ہی کفار ہیں جیسا کہ قرآن پاک نے کئی بار واضح کیا ہے اور خلاف اس کے مسلمان اور نمازی فلاح پانے والے اور مراد کو پہنچنے والے ہیں ۔ پس بے نماز کیونکر مسلمان ہے ۔ وہ تو ساتھی ہے کفار بدکار کا ۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ بے نماز ساتھی ہوگا فرعون ، ہامان ، قارون اور ابی بن خلف کا ۔ (۲۴)

۷۔ (فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰی ۔ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰی) القیامۃ (۳۱-۳۲)

پس نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی اور لیکن جھٹلایا اور منہ پھیرا ۔

فائدہ :۔ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ اور رسول کی تصدیق کا ثبوت عملی رنگ میں نماز ہے پس جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ اللہ اور رسول کو جھٹلانے والا ہے ۔ اور رسول کو جھٹلانے والے کافر و مشرک ہیں ۔

۸۔ (یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۙ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى

۲۴ ۔ اس حدیث کا مکمل متن نمبر (۴۸) میں آرہا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ) القلم (۴۲-۴۳)
جس دن کھولی جاوے گی پنڈلی اور بلائے جاویں گے طرف سجدہ کی پس نہ کر سکیں گے۔
نیچی ہوں گی آنکھیں ان کی۔ ڈھانکتی ہوگی ان کو ذلت اور تحقیق تھے بلائے جاتے طرف سجدہ
کی جب وہ تھے سالم۔

فائدہ :- قیامت کے روز جب اللہ تعالٰی کی زیارت[۲۵] ہوگی تو مسلمان لوگ سجدہ کریں
گے۔ مگر جو دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے وہ سجدہ نہ کر سکیں گے بسبب اس کے مسلمانوں سے الگ
کر کے کافروں کے ہمراہ دوزخ میں جھونکے جاویں گے۔

۹- (مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ) المدثر (۴۲-۴۳)
اہل جنت دوزخ والوں سے پوچھیں گے۔ کیا چیز لے گئی تم کو دوزخ میں۔ وہ کہیں گے کہ
ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ یعنی ہمارے دوزخی ہونے کا موجب صرف نماز کا نہ پڑھنا ہے۔

۱۰- كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ) المرسلات (۴۶-۴۸)
کھاؤ اور فائدہ اٹھاؤ تھوڑا۔ تحقیق تم مجرم ہو۔ ویل ہے اس دن جھٹلانے والوں کیلئے
اور جب کہا جاتا ہے رکوع کرو۔ نہیں رکوع کرتے۔

فائدہ ۷ :- اس آیت میں مجرموں کی نشانی یہی بتائی ہے کہ جب انہیں نماز کے لئے
کہا جاتا ہے نماز نہیں پڑھتے اور ایسے مجرموں کی سزا بتائی ہے ویل۔ جو دوزخ کے ایک نا
طبقہ کا نام ہے اور مجرم ضد ہے مسلمان کی۔ جیسا کہ دوسری آیت میں ہے۔ (اَفَنَجْعَلُ
الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ) القلم (۳۵) کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کی طرح کریں گے

۱۱- (فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ) الماعون (۵)
پس ویل ہے نمازیوں کے واسطے جو اپنی نماز وں سے بے خبر ہیں۔

۲۵- صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور آئمہ اسلام کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن مومن یا اہل
جنت کو اللہ عزوجل کی زیارت نصیب ہوگی۔ جب کہ معتزلہ اور جہمیہ وغیرہ اس کے قائل
نہیں ہیں۔ مگر ان کا یہ قول کتاب وسنت کے مخالف ہے لہذا مردود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ساہون کے معنی بعض سلف نے بے نماز کے بھی کئے ہیں۔ مگر اکثر اس طرف گئے ہیں کہ نماز میں سستی اور وقت کی بے خبری اس کا معنی ہے اور حدیث سے بھی یہی ثابت ہے اور ویل نام ہے دوزخ کا جیسا کہ فویل للکافرین۔ فویل للمصلین۔ ویل لکل ہمزۃ لمزۃ۔ پس جب نماز میں سستی کرنے والوں کے لئے دوزخ ہے تو بے نماز بالاولیٰ اس کا سزاوار ہے۔

۱۲۔ اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (النمل ۳)

جو لوگ قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ وہی ہیں ساتھ آخرت کے یقین رکھنے والے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے آخرت کے ساتھ ایمان رکھنے والوں کے دو نشان ذکر کئے ہیں کہ وہ نماز پڑھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو کوئی قیامت پر ایمان رکھتا ہوا حشر و نشر کے عذاب سے ڈرتا ہے وہ ضرور اللہ کے عذاب سے بچاؤ کا انتظام کرے گا۔ پس اس آیت نے واضح کر دیا کہ بے نماز قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور قیامت پر ایمان نہ رکھنا کافروں کا کام ہے۔

مذکورہ بالا آیت سے واضح ہو گیا کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک بے نماز مجرم کافر مشرک، جہنمی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث

اب ذرا وہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمالیجئے جو بے نماز کے کافر اور خارج از اسلام ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔

"اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ" (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان)[۲۶]

ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے جس نے اسے قصداً چھوڑ دیا بے شک وہ کافر ہوگیا۔

۲۔ ایک روایت حضرت بریدہؓ سے اس طرح بھی آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "بَكِّرُوا بِالصَّلٰوةِ فِيْ يَوْمِ الْغَيْمِ فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ كَفَرَ" (ابن حبان)[۲۷] بادل کے دن نماز سویرے پڑھو۔ کیونکہ جس نے نماز ترک کی بے شک وہ کافر ہوگیا۔

۲۶۔ صحیح حدیث ہے۔ تفصیل کے لئے "تخریج صلوٰۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" حدیث (۱۳۹۔ دوسرا ایڈیشن) دیکھیں۔

۲۷۔ ضعیف ہے۔

اس کو ابن حبان (۴/۳۲۳۔ الاحسان، ۲۵۹۔ موارد) نے روایت کیا ہے۔ اور صحیح کہا ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ حدیث ان الفاظ سے ضعیف ہے۔ اور درج ذیل الفاظ کے ساتھ صحیح ہے۔

"بكروا بالصلوٰة العصر يوم الغيم فانه من ترك صلوٰة العصر فقد حبط عمله"

"بادلوں کے دن نماز عصر جلد ادا کرو۔ کیونکہ جس شخص نے نماز عصر ترک کر دی اس کے اعمال برباد ہوگئے"

←

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

← ان الفاظ سے اس کو ابن ابی شیبہ نے "مصنف" (۱/۱۰۳ - دار التاج) اور "ایمان" (۴۹) میں احمد (۵/۳۶۱) ابن ماجہ (۶۹۴) مروزی نے "تعظیم قدر الصلوٰۃ" (۲/۸۸۲) میں ابن حبان (۴/۳۳۲) اور بیہقی (۱/۴۴۴) نے روایت کیا ہے۔ مگر مذکورہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

یہ مختصر سی تخریج اس بات کی متحمل تو نہیں کہ اس میں علمی بحث کی جائے لیکن یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ان الفاظ سے یہ حدیث صحیح کیوں ہے اور متن میں مذکورہ الفاظ کے ساتھ ضعیف کیوں ہے۔ اس بحث کے بغیر چارہ بھی نہیں۔

اس حدیث کی سند یوں ہے۔

"الاوزاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی قلابۃ عن ابی المہاجر عن بریدۃ"

اوزاعی سے اس کو وکیع، عیسیٰ بن یونس، ولید بن مسلم، داؤد (غالباً یہ داؤد بن عطاء مزنی ہے) اور محمد بن حمیر نے روایت کیا ہے۔ پہلے چار راویوں نے اس کو اوزاعی سے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔ جبکہ محمد بن حمیر نے ان تمام کی مخالفت کی ہے۔ اور اس کو اوزاعی سے کتاب میں مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

یحییٰ بن کثیر سے دوسرے راویوں نے بھی یہی الفاظ ذکر کئے ہیں جن کے ناموں کی تفصیل عنقریب آرہی ہے۔ نیز اس نے ان تمام کی سند میں بھی مخالفت کی ہے۔ کیونکہ اس نے "عن ابی المہاجر" کی بجائے "عن عمہ" (یعنی ابو قلابہ نے اپنے چچا سے) کہا ہے۔

ابو قلابہ کے چچا کی کنیت ابو المہلب ہے۔ لیکن اس کے نام میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن حبان نے اس کا نام عمرو بن معاویہ بن زید ذکر کیا ہے۔ جبکہ حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ معاویہ بن عمرو زیادہ صحیح ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے "تہذیب التہذیب" (۱۲/۲۴۷) میں ذکر کیا ہے۔

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس حدیث کے متن اور سند میں محمد بن حمیر سے غلطی ہوئی ہے۔ اسی طرح امام اوزاعی سے بھی اس کی سند میں غلطی ہوئی ہے۔ جیسا کہ عنقریب آرہا ہے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اس کی سند اور متن میں یہ غلطی محمد بن حمیر کے شاگرد اسحاق بن ابراہیم سے ہوئی ہو۔ اس کو ابن معین نے اگرچہ سراہا ہے اور ابو حاتم نے اس کے بارے میں "لا باس بہ" کہا ہے مگر نسائی نے اس کو غیر ثقہ کہا ہے۔ اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں اور محمد بن عوف نے اس قدر تشدد کیا ہے کہ اسے کذاب کہا ہے۔ ←

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

← بہر حال یہ وہم اور غلطی محمد بن حمیر سے ہو یا اسحاق سے، متن میں مذکورہ الفاظ سے یہ حدیث صحیح نہیں۔

"فتح الباری" (۲/۳۲) میں حافظ ابن حجر کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت میں یہ گڑبڑ امام اوزاعی سے ہوئی ہے۔ مگر مذکورہ تفصیل کی بنا پر ان کا یہ کلام صحیح نہیں۔

اوپر ذکر ہوا کہ امام اوزاعی سے اس کی سند میں غلطی ہوئی ہے۔ وہ غلطی یہ ہے کہ انہوں نے اس میں ابو قلابہ کا شیخ ابو مہاجر ذکر کیا ہے جب کہ اس حدیث میں ابو قلابہ کا شیخ ابو الملیح بن اسامہ ہے ابو المہاجر نہیں۔ کیونکہ اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر سے اوزاعی کی طرح ہشام دستوائی، معمر بن راشد، شیبان نحوی اور سعید نے بھی روایت کیا ہے، اور ان تمام نے اس حدیث کی سند میں ابو قلابہ کا شیخ ابو مہاجر نہیں بلکہ ابو الملیح ذکر کیا ہے۔ ان راویوں کے طرق سے اس حدیث کو بخاری (۵۵۳، ۵۹۴) نسائی (۱/۲۳۶) عبد الرزاق (۱۲۴/۳) احمد (۵/۳۴۹ - ۳۵۰، ۳۵۰، ۳۶۰) طیالسی (۱/۷۱) ابن ابی شیبہ (۱/۳۰۱) مروزی نے "تعظیم قدر الصلوٰۃ" (۲/۸۸۱ - ۸۸۲) میں ابن خزیمہ (۳۳۶) اور بیہقی (۱/۴۴۴) نے روایت کیا ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ابو ملیح کی بجائے ابو مہاجر کہنے میں امام اوزاعی کو وہم ہوا ہے۔ اور محفوظ روایت وہی ہے جو جماعت کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے بھی اسی روایت کو محفوظ کہا ہے۔ ملاحظہ ہو "فتح الباری" (۲/۳۲) اور "تہذیب التہذیب" (۱۲/۲۷۲ - ترجمہ ابو المہاجر)

اوزاعی کی روایت کے شاذ ہونے کی طرف حافظ مروزی نے بھی "تحفۃ الاشراف" (۲/۹۵، ۵۰۱۲) میں اشارہ کیا ہے۔

حافظ ابن حبان نے یہاں عجیب بات کہی ہے۔ کہتے ہیں کہ ابو مہاجر کہنے میں اوزاعی کو وہم ہوا ہے۔ درحقیقت یہ راوی ابو قلابہ کا چچا ابو مہلب ہے جس کا نام عمرو بن معاویہ بن زید ہے۔ "صحیح ابن حبان" (۴/۳۳۲ - الاحسان)

اس حد تک تو ان کی بات صحیح ہے کہ ابو مہاجر کہنے میں اوزاعی کو وہم ہوا ہے مگر ان کی یہ بات درست نہیں کہ یہ راوی ابو قلابہ کا چچا ابو مہلب ہے۔ کیونکہ یہ ابو مہلب بھی نہیں بلکہ ابو الملیح ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے۔ اسی لئے ضیاء مقدسی نے ان پر (ابن حبان پر) اعتراض کیا ہے، اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ راوی ابو ملیح ہے۔ ملاحظہ ہو "عمدۃ القاری" (۵/۴۰)

تنبیہ :- حافظ ابن حجر نے "فتح الباری" میں مذکورہ راویوں کی اوزاعی نے سند میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات خصلتوں کی وصیت کی۔ فرمایا۔

"لا تشرکوا باللہ شیئا وان قطعتم او حرقتم ولا تترکوا الصلوٰۃ متعمدین فمن ترکہا متعمدا فقد خرج من الملۃ"

(رواہ الطبرانی و محمد بن نصر فی کتاب الصلوٰۃ)(۲۸)

۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ اگرچہ تمہارے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تم جلا دیئے جاؤ (آگ میں) یا سولی دیئے جاؤ اور جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے اس کو قصدا چھوڑا وہ ملت اسلام سے خارج ہو گیا۔

جو مخالفت کی ہے۔ اسے ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ اوزاعی نے متن میں بھی ان کی مخالفت کی ہے جیسا کہ باب "التشکیک" میں آئے گا۔

لیکن میرے نزدیک یہ مخالفت اوزاعی سے نہیں ہوئی بلکہ ان کے نیچے والے کسی راوی سے ہوئی ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے۔ نیز انہوں نے کہا ہے کہ مذکورہ باب میں اس کی تفصیل آئے گی جب کہ اس باب میں انہوں نے اس کے بارے میں تعرض تک نہیں کیا۔ "سبحان من لا یسھو"۔ ملاحظہ ہو "فتح الباری" (۲/۳۲، ۹۹)

مذکورہ تفصیل اور بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ جن الفاظ سے یہ حدیث متن کتاب میں ہے ان الفاظ کے ساتھ یہ صحیح نہیں ہے اور جن الفاظ سے یہ صحیح ہے ان کا ذکر اس تخریج کے شروع میں ہوا ہے۔

۲۸۔ صحیح ہے۔

اس کو طبرانی نے ۔ جیسا کہ "مجمع الزوائد" (۴/۲۱۹) میں ہے ۔ محمد بن نصر نے "تعظیم قدر الصلوٰۃ" (۲/۸۸۹) میں اسی طرح لالکائی نے "شرح الاصول" (۴/۸۲۲۔۸۲۳) میں اور بخاری نے بھی "تاریخ کبیر" (۴/۵۷) میں روایت کیا ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ اس کی سند غیر معروف ہے۔

لیکن یہ حدیث اپنے شواہد کی بناء پر صحیح ہے۔ ان شواہد کو اس کتاب کے درج ذیل نمبروں میں دیکھا جائے۔ (۳۲، ۳۹۔۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت ثوبان رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ”بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ الصَّلٰوةُ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ“ (ترغیب)(۲۹)

بندے اور کفر و ایمان کے درمیان نماز ہے۔ پس جس نے چھوڑا اس کو تحقیق شرک کیا اس نے۔

۵۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ ”لَا سَهْمَ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلٰوةَ لَهُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ“ (رواہ البزار)(۳۰)

اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے جو نماز نہیں پڑھتا۔ اور نہیں نماز اس کی جس نے وضو نہ کیا۔

۶۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ ”لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا طَهُورَ لَهُ وَلَا دِينَ

واضح رہے کہ حدیث عبادہ کو بخاری نے مختصراً روایت کیا ہے۔ اور اس میں ”خروج من الملة“ کی بجائے ”فَلَيْسَ مِنَ اللهِ“ ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے یہاں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

۲۹۔ اس کو لالکائی نے ”شرح الاصول“ (۸۲۲/۴) میں روایت کیا ہے اور اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ اور منذری نے بھی اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ ”ترغیب وترہیب“ (۳۷۹/۱/۵)

تنبیہ: منذری نے کہا ہے کہ اس کو ہبۃ اللہ طبری نے روایت کیا ہے۔ یہ ہبۃ اللہ لالکائی ہی ہیں۔

۳۰۔ سخت ضعیف ہے۔

اس کو بزار (۳۴۴) اور ابن عدی (۱۱۹۰/۳، ۱۴۸۰/۴) نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند عبداللہ بن سعید کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ علامہ ذہبی نے ”کاشف“ (۸۲/۲) میں اس کو ”واہ“ اور حافظ ابن حجر نے ”تقریب“ (۴۱۹/۱) میں متروک کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِمَنْ لَا صَلٰوةَ لَہٗ اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوۃِ مِنَ الدِّیْنِ کَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ "(ترغیب)[۳۱]

نہیں ہے مومن جو امین نہیں ہے اور نہیں ہے نماز اس کی جس نے وضو نہیں کیا ہے جو نماز نہیں پڑھتا وہ بے دین ہے۔ بے شک نماز دین میں ایسی ہے جیسے وجود میں سر۔

فائدہ :۔ جیسا سر کٹ جانے سے کوئی جاندار چیز زندہ نہیں رہتی۔ ایسے ہی نماز چھوڑ دینے سے دین بھی مردہ ہو جاتا ہے جو بالکل بے کار ہے۔

۷۔ حضرت ابی درداءؓ سے روایت ہے کہ میرے خلیل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی۔ "وَلَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَاِنْ حُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ" الی اخر الحدیث[۳۲]

شرک نہ کیجیو اگرچہ تیرے ٹکڑے اڑا دیئے جائیں۔ یا آگ میں جلا دیا جائے اور فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے فرض نماز کو قصداً چھوڑا وہ بخشش کی ذمہ داری

؎ اس حدیث کو اسں نے اس کے بھائی سعد بن سعید نے روایت کیا ہے۔ اس میں کمزوری ہے جیساکہ ذہبی اور حافظ نے کہا ہے۔

۳۱۔ اس کو طبرانی نے "اوسط" اور "صغیر" میں اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو "تخریج صلوۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم" حدیث (۱۴۲)

۳۲۔ صحیح ہے۔

اس کو ابن ماجہ (۴۰۳۴) وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی مفصل تخریج "صلوۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم" حدیث (۱۴۰) میں دیکھیں۔ اس کی سند حسن درجے کی ہے۔ مگر یہ اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ ان شواہد میں سے بعض کو حدیث (۱۳۹ - ۱۴۱) میں دیکھا جائے۔ ان شواہد میں ایک ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے۔ جس کو طبرانی (۲۵۴-۲۵۳/۱۲) نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک طویل کلام میں ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے شروع میں "لا تشرك بالله ...." کے الفاظ نہیں۔ اس کی سند میں ضعف اور انقطاع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے باہر ہو گیا۔

۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میری آنکھ کی بینائی جاتی رہی تو بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہم تمہارا علاج کرتے ہیں تم چند روز نماز چھوڑ دو۔ میں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ" (۴۴)

جس نے نماز چھوڑی وہ خدا سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس پر غضب ناک ہوگا۔

فائدہ :۔ اس واقعہ سے قائم الحواس بیماروں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے اور صحابہ کی محبت جو نماز کے ساتھ تھی اس کا اندازہ کرنا چاہیئے۔

۴۴۔ اس کو بزار (۳۴۳) اور طبرانی (۱۱/۲۹۴) نے عکرمہ کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

حافظ منذری نے "ترغیب وترہیب" (۱/۳۸۱) میں اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ مگر اس کی تحسین محل نظر ہے۔ کیونکہ عکرمہ سے اس کو سماک بن حرب نے روایت کیا ہے اور سماک کی عکرمہ سے جو روایات ہیں ان میں اضطراب پایا جاتا ہے جیسا کہ علی بن مدینی اور یعقوب بن شیبہ نے کہا ہے۔

اس کو ابن جعد نے "مسند" (۲/۸۶۹) میں لالکائی نے "شرح الاصول" (۴/۸۲۸) میں اور بیہقی نے "سنن" (۲/۳۰۹) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بھی روایت کیا ہے۔ مگر اس کی یہ علت نہیں کیونکہ اس کو سماک سے مرفوعاً روایت کرنے والا راوی ثقہ ہے۔ سماک سے اس کو موقوفاً شریک قاضی نے روایت کیا ہے۔ جو بہت زیادہ غلطیاں کرنے والے ہیں۔ نیز بیہقی میں ابن عباس نے یوں کہا ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ اس سے بیہقی میں بھی اس روایت کے مرفوع ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ بزار اور طبرانی کی سند میں ایک راوی سہل بن محمود ہے جو ثقہ ہے اس کو ابن سعد اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے۔ ملاحظہ ہو "تاریخ بغداد" (۹/۱۱۵ - ۱۱۶)
جبکہ حافظ ہیثمی کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کسی نے توثیق نہیں کی۔ دیکھیں "مجمع الزوائد" (۱/۳۰۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
"مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جِهَارًا" (۳۴) (رواہ الطبرانی فی الاوسط)
جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے ظاہر کفر کیا۔

۱۰۔ محمد بن نصرؒ نے کتاب الصلوٰۃ میں حضرت انسؓ سے یوں روایت کیا ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے۔
"بَيْنَ الْعَبْدِ وَالْكُفْرِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ فَإِذَا تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ كَفَرَ" (۳۵)
بندے اور کفر و شرک کے درمیان نماز ہی کا فرق ہے جب اس نے نماز چھوڑ دی پس تحقیق کافر ہو گیا۔

۱۱۔ حضرت انسؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں بھی روایت کی ہے۔
"لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ" (ابن ماجہ) (۳۶)
بندے اور شرک کے درمیان فرق نہیں ہے مگر نماز کا ترک کرنا۔ جب چھوڑ دی اس نے نماز تو بے شک اس نے شرک کیا۔

۳۴۔ حافظ منذری نے "ترغیب و ترہیب" (۱/۳۸۲) میں اس کی سند کے بارے میں "لا باس به" کہا ہے جبکہ شیخ البانی نے "ضعیف الجامع" (۵۵۲۰) میں اس کو ضعیف کہا ہے۔

۳۵۔ صحیح ہے۔
اس کو مروزی (محمد بن نصر) نے "تعظیم قدر الصلوٰۃ" (۲/۸۸۰ – ۸۸۱) میں اور ابو یعلیٰ (۴۱۰۰) نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند یزید رقاشی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مگر اس کا متن دوسری احادیث کی بنا پر صحیح ہے۔ ان احادیث میں جابر رضی اللہ عنہ اور بریدہ رضی اللہ عنہ کی موصول حدیثیں اور حسن بصری کی مرسل حدیث ہے۔ حدیث بریدہ نمبر (۲۶) میں گذر چکی ہے۔ حدیث جابر نمبر (۲۶) میں آ رہی ہے اور مرسل حسن بصری کو مروزی (۲/۸۸۱) نے بسند صحیح روایت کیا ہے۔

۳۶۔ صحیح ہے۔
اس کو ابن ماجہ (۱۰۸۰) عبد اللہ بن احمد نے "زوائد السنۃ" (۹۸) میں اور مروزی ←

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ ۔ حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔
"عری الاسلام وقواعد الدین ثلاثۃ علیہن أسس الاسلام من ترک واحدۃ منہن فہو بہا کافر حلال الدم شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ والصلوۃ المکتوبۃ وصوم رمضان" (ترغیب)[۲۷]

کڑیاں اسلام کی اور قاعدے دین کے تین ہیں جس پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے جس نے ان میں سے کسی ایک کو بھی ترک کیا وہ کافر حلال الدم (یعنی اس کا قتل جائز ہے) ایک ایسی بات کی گواہی دینا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں دوسرے فرض نماز تیسرے رمضان کے روزے ۔ یہ حدیث دوسرے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے ۔

←(۲/ ۸۷۹ ۔ ۸۸۰) نے بھی روایت کیا ہے ۔ اس کی سند میں بھی یزید رقاشی ہے جیسا کہ اس سے پہلے والی روایت میں ہے ۔ مگر یہ شواہد کی بنا پر صحیح ہے ۔ دیکھیں اس سے پہلے والی حدیث اور نمبر (۲۹) میں مذکورہ حدیث ثوبان بھی ۔

۲۷ ۔ ضعیف ہے ۔

اس کو ابو یعلی (۲۳۴۹) لالکائی نے "شرح الاصول" (۲/ ۸۴۵) میں اور اصبہانی نے "ترغیب" (۲/ ۸۷۷ ۔ ۹۷۷) میں روایت کیا ہے ۔

اس کی سند مؤمل بن اسماعیل کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ کیونکہ یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے جیسا کہ نسائی نے "عمل الیوم واللیلۃ" (۸۵) میں مروزی نے "صلوۃ" (۲/ ۵۷۴) میں ابن سعد، ابو حاتم، ساجی، اور دارقطنی نے ۔ ہے ۔ ملاحظہ ہو "تہذیب التہذیب" (۱۰/ ۲۴۰) نیز اس میں ایک راوی عمرو بن مالک نکری ہے ۔ ابن حبان نے کہا ہے کہ یہ غرائب بیان کرتا ہے اور غلطیاں کرتا ہے جیسا کہ "تہذیب" میں ہے ۔ بلکہ ابن عدی نے اس کو "منکر الحدیث" اور حدیث کی چوری کرنے والا کہا ہے ۔ "کامل" (۵/ ۱۷۹۹) ۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ منذری کا "ترغیب وترہیب" (۱/ ۳۸۲) میں اور ہیثمی کا "مجمع الزوائد" (۱/ ۵۲ ۔ ۵۳) میں اس کی سند کو حسن کہنا درست نہیں ۔

اسی طریق سے طبرانی (۱۲/ ۱۷۴) نے بھی اس کو روایت کیا ہے ۔ مگر ان کے یہاں اس کے شروع میں یہ الفاظ ہیں ۔ "بنی الاسلام علی خمس . . . . " اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے لیکن اس کے بعد مذکورہ تین چیزوں کا ہی ذکر ہے ۔ باقی دو چیزیں ذکر نہیں ہوئیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِرٌ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَدْ حَلَّ دَمُهُ وَمَالُهُ" (ترغیب[۳۸])

جس نے ایک بھی اُن میں سے ترک کیا پس وہ خدا کے ساتھ کافر ہے اور کوئی نیک کام اس کا قبول نہ ہوگا اور اس کا خون (قتل) اور مال حلال ہے۔

۱۳۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے السا عمل بتا دیجئے جس کے کرنے سے میں جنتی ہو جاؤں۔ حضورؐ نے فرمایا۔

"لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ عُذِّبْتَ وَحُرِّقْتَ أَطِعْ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَخْرَجَاكَ مِنْ مَالِكَ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ هُوَ لَكَ لَا تَتْرُكِ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ" الحدیث (رواہ الطبرانی فی الاوسط[۳۹])

خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا اگر تجھے عذاب کیا جائے اور آگ میں جلا یا جا دے اور ماں باپ کی فرماں برداری کر اگرچہ تجھے تیرے مال اور ہر ایک چیز سے نکال دیں اور قصداً نماز ترک نہ کرنا کیونکہ جس نے نماز کو عمداً ترک کیا وہ اللہ تعالٰے کی (بخشش کی) ذمہ داری سے باہر ہو گیا۔

اور انہیں (معاذؓ) سے دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی دس کلمات کی۔ کہ (۱) خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ قتل کیا جائے

۳۸۔ یہ نمبر (۳۷) میں مذکور حدیث ابن عباس ہی کی ایک روایت ہے۔ جس کو حافظ منذری نے "ترغیب و ترہیب" (۱/ ۳۸۲) میں ذکر کیا ہے۔ مگر انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ یہ روایت کس کتاب میں ہے۔

۳۹۔ صحیح ہے۔

اس کو طبرانی نے "اوسط" میں جیسا کہ "ترغیب و ترہیب" (۱/ ۳۸۲ - ۳۸۳) میں اور "مجمع الزوائد" (۱/ ۱۱۰) میں ہے۔ اور "کبیر" (۲۰/ ۸۲) میں بھی اسی طرح مروزی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا آگ میں جلا یا جائے۔ (۲) والدین کی نافرمانی نہ کرنا۔ اگرچہ تجھے تیرے مال و اہل سے نکل جانے کا حکم کریں اور (۳) فرض نماز کو قصداً ترک نہ کرنا۔ کیونکہ جس نے قصداً نماز فرض کو ترک کیا پس تحقیق اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ بری ہوگیا اور (۴) شراب نہ پینا کیونکہ یہ تمام بے حیائیوں کی سردار ہے اور (۵) گناہ سے بچیو کیونکہ گناہ خدا کے غصے کا موجب ہے اور (۶) جہاد میں بھاگنے سے پرہیز کیجیو اگرچہ لوگ ہلاک ہو جائیں اور (۷) اگر لوگوں کو موت آجائے تو ثابت رہیو اور (۸) اپنے اہل و عیال پہ اپنی تونگری سے خرچ کرو۔ اور (۹) ادب کی لکڑی ان سے نہ اٹھاؤ (یعنی اپنا رعب و دبدبہ ان پہ قائم رکھ) اور (۱۰) خدا کا خوف انہیں دلاتا رہ۔[۴۰]

" صلوٰۃ " (۲/ ۸۹ - ۹۰) میں اور ابو نعیم نے بھی " حلیہ " (۹/ ۳۰۶) میں ابو ادریس خولانی کی سند سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اس کی سند عمرو بن واقد کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ یہ " تہذیب " اور " تقریب " کے رجال میں سے ہے۔ نیز ابو ادریس کے معاذ سے سماع میں بھی اختلاف ہے۔ لیکن یہ حدیث اپنے طرق اور شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

اس کو طبرانی (۲۰/ ۱۱۷ - ۱۱۸) نے عمرو بن عمرو حضرمی کی سند سے بھی معاذ سے روایت کیا ہے۔ مگر یہ سند ضعیف ہے نیز اس سند سے یہ حدیث نہایت مختصر ہے۔ اس میں صرف نماز کا ذکر ہے۔

اس کی معاذ رضی اللہ عنہ سے ایک تیسری سند بھی ہے اس سند سے یہ حدیث نمبر ۴۴ میں آرہی ہے۔

اس کے شواہد اس کتاب کے درج ذیل نمبروں میں دیکھیں (۲۸، ۳۲، ۴۱)

۴۰۔ صحیح ہے۔

اس کو احمد (۵/ ۲۳۸) نے عبد الرحمان بن جبیر بن نفیر کی سند سے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر اس میں انقطاع ہے۔ اسی لئے منذری نے " ترغیب و ترہیب " (۱/ ۳۸۳) میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے بشرطیکہ انقطاع سے سالم ہو۔ کیونکہ عبد الرحمان بن جبیر کا معاذ سے سماع نہیں لیکن یہ حدیث اپنے طرق اور شواہد کی بنا پہ صحیح ہے جیسا کہ نمبر ۳۹ میں ذکر ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امیمۃ آزاد لونڈی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں حضورؐ کو وضو کرا رہی تھی کہ ایک شخص آیا اور عرض کی کہ حضور مجھے وصیت فرمادیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے تو یا آگ میں جلا یا جائے تو اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنی اگرچہ وہ تیرے مال اور اولاد سے تجھے نکال دیں پس تو نکل جا اور شراب نہ پینا کیونکہ یہ کل برائیوں کی کنجی ہے۔

۱۴۔ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الحدیث (ترغیب[۲۱])

ام ۔ صحیح ہے ۔

اس کو طبرانی (۲۴/۱۹۰) اور مروزی نے بھی "صلوۃ" (۲/۸۸۶، ۸۸۸) میں روایت کیا ہے۔

اس کی سند میں یزید بن سنان ابو فروہ رہاوی ہے جو ضعیف ہے اسی لئے منذری نے اس حدیث کو طبرانی کے حوالے سے ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس کی سند میں یزید بن سنان رہاوی ہے" ترغیب و ترہیب" (۱/۳۸۴)

مگر یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

اس کے شواہد میں ام ایمن رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی ہے جس کو احمد (۶/۴۲۱) عبد بن حمید نے "المنتخب من المسند" (۱۵۹۴) میں مروزی نے "صلوۃ" (۲/۸۸۷) میں اور اصبہانی نے "ترغیب" (۲/۷۷) میں مکحول کی سند سے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

اس کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر اس سند میں انقطاع ہے۔ کیونکہ مکحول کا ام ایمن سے سماع نہیں جیسا کہ منذری نے کہا ہے۔ اسی طرح "اصابہ" (۴/۲۳۷، ۴۱۹ - ترجمہ امیمہ و ام ایمن) بھی دیکھیں ۔

احمد اور مروزی نے اس حدیث کو مختصر روایت کیا ہے۔ ان کے یہاں صرف نماز کا ذکر ہے جب کہ عبد بن حمید اصبہانی نے اس کو مفصل روایت کیا ہے۔ ام ایمن کی یہ حدیث، حدیث امیمہ کی طرح ہی ہے۔ بلکہ محمد بن یحیےٰ ذہلی نے تو کہا ہے کہ یہ امیمہ ام ایمن ہی ہیں۔ مگر ابو فروہ۔ یزید بن سنان رہاوی نے امیمہؓ کہدیا ہے۔ ملاحظہ ہو "صلوۃ مروزی" (۲/۸۸۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ترک کرتا نماز کو قصداً کیونکہ جس نے کیا ایسا پس تحقیق وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ سے نکل گیا۔

فائدہ:۔ اس حدیث اور دوسری حدیث میں جو والدین کی نافرمانی کی شدید ممانعت کی گئی ہے وہ شرعی حدود کے اندر اندر ہے اگر ماں باپ خلاف شریعت پر مجبور کریں تو پھر ان کی فرمان برداری جائز نہیں جیسا کہ قرآن مجید اور حدیث سے ثابت ہے۔

۱۵ر ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی کڑیاں (دستکیاں) ایک ایک ہو کر ٹوٹیں گی پس جب ایک کڑی ٹوٹے گی لوگ دوسری کو پکڑیں گے

"فَاَوَّلُهُنَّ نَقْضًا الْحُكْمُ وَاٰخِرُهُنَّ الصَّلٰوةُ" ترغیب[۴۲]

پس سب سے پہلے حکم کی کڑی (خلافت) ٹوٹے گی اور سب سے پیچھے نماز۔

فائدہ:۔ یعنی نماز کے ترک سے سارے کا سارا اسلام برباد ہو جائے گا۔

۱۶ر حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ وَبَرِأَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرَاجِعَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَوْبَةً[۴۳] (رواہ الاصبہانی)

۴۲ر صحیح ہے۔

اس کو احمد نے "مسند" (۵/۲۵۱) اور "سنة" (۱۰۳) میں مروزی نے "صلوٰۃ" (۱/۴۱۵) میں ابن حبان (۲۵۷) اور حاکم (۴/۹۲) نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند جید ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے اس کو صحیح کیا ہے۔ مگر ذہبی نے امام حاکم کی تصحیح کو رد کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حاکم کی سند میں ایک غلطی ہے۔

مسند احمد (۴/۲۳۲) میں فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث اس حدیث پر شاہد بھی ہے اس حدیث کی سند بھی جید ہے لیکن اس حدیث میں "واٰخرھن نقضًا . . . . ." نہیں ہے۔ شیخ البانی نے "صحیح الجامع" (۵۱۴۹، ۵۳۵۴) میں ان دونوں حدیثوں کو صحیح کہا ہے۔

۴۳ر سخت ضعیف ہے۔

اس کو اصبہانی نے "ترغیب وترہیب" (۲/۷۷۷) میں روایت کیا ہے۔ اس کی سند سخت-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے نماز کو قصداً ترک کیا خدا تعالےٰ اس کے اعمال حبط کرے گا (یعنی ضائع کر دے گا) اور وہ خدا کے ذمہ سے بری ہو جائے گا یہاں تک کہ خدا سے توبہ کرے۔

۱۱۔ نوفل بن معاویہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ وَمَالُهُ (ترغیب[۴۴])

جس کی ایک نماز فوت ہوئی پس گویا اس کا مال اور اولاد فنا ہوئی۔

---

* ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی عمرو بن عبد الغفار الفقیمی ہے جس کو ذہبی نے "میزان" (۳/۲۷۲) میں "متہم" اور "فتح" (۲/۴۸۹) میں "ہالک" کہا ہے۔

رُوِیَ (روایت کی گئی ہے) کہہ کر حافظ منذری نے بھی اس کے سخت ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو "ترغیب و ترہیب" (۱/۳۸۵، ایضاً مقدمہ ص ۳۷)

۴۴۔ اس کو طیالسی (۱/۶۸) احمد (۵/۴۲۹-۴۳۰) ابن حبان (۴/۳۳۰-الاحسان، ۲۸۹-موارد) اور بیہقی نے "سنن" (۱/۴۴۵) اور "شعب" (۹/-۱۴۰) میں روایت کیا ہے۔

واضح رہے کہ اس حدیث میں لفظ "صلوٰۃ" (بغیر الف ولام کے) درست نہیں بلکہ درست "الصلوٰۃ" (الف لام کے ساتھ) ہے جیسا کہ عنقریب تفصیل آئے گی۔

اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کی ایک نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کی اولاد اور اس کا مال برباد ہو گیا۔

مسند طیالسی اور شعب بیہقی میں "من فاتته" کی بجائے "من ترك" (جس نے ترک کر دی) ہے۔

مگر یہ حدیث اپنے عموم پر نہیں ہے بلکہ اس میں جو وعید ہے وہ ایک خاص نماز کے فوت ہو جانے کے بارے میں ہے۔ کیونکہ اس حدیث کو بخاری (۲/۳۰۶) مناقب، باب "علامات النبوۃ فی الاسلام" اور مسلم (۸/۱۸) "فتن" نے بھی روایت کیا ہے۔ اور ان میں یہ حدیث بایں الفاظ "من الصلوٰۃ من فاتته . . ." "نمازوں میں سے ایک نماز ایسی بھی ہے جس سے وہ فوت ہو گئی . . . ."

شعب بیہقی کی ایک روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔ اور اس کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ "من الصَّلٰوت الخمس صلاۃ . . . ." "پانچ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے . . ."

←

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ اپنے صحابہ سے اکثر دریافت فرمایا کرتے تھے کہ تم نے کوئی خواب دیکھا ہے تو سناؤ۔ جو شخص دیکھتا عرض کرتا۔ چنانچہ ایک روز صبح کو آپؐ نے فرمایا کہ آج رات میرے پاس دو آنے والے انہوں نے مجھ کو اٹھایا اور کہا (تشریف لے) چلئے۔ میں ان کے ساتھ روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم ایک شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے سر پر پتھر مار رہا تھا۔ جب سر پھٹ جاتا۔ پتھر لڑھک جاتا تھا۔ مارنے والا پتھر لینے جاتا اس کے واپس آنے سے پہلے اس کا سر بالکل درست (ثابت) ہو جاتا تھا۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ یہ کیا ہے؟ ان

ـــــ ان روایات سے معلوم ہوا کہ طیالسی اور احمد وغیرہ کی روایت میں جو وعید ہے وہ ہر نماز کے فوت ہو جانے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ وہ ایک خاص نماز کے بارے میں ہے۔ اور یہ خاص نماز، نماز عصر ہے جیسا کہ "سنن نسائی" (۱/۲۳۸) میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے عراک بن مالک کی روایت میں صراحت موجود ہے۔ اور یہ حدیث اس سند سے بھی صحیح ہے۔ امام نسائیؒ نے اس حدیث کے بارے میں جو اختلاف ذکر کیا ہے وہ ایسا اختلاف نہیں کہ جس سے اس کی صحت متاثر ہوتی ہو۔

تنبیہ: ہم دادا رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کو "ترغیب و ترہیب" کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حافظ منذری نے "ترغیب" (۱/۳۸۶) میں اس حدیث کو ابن حبان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اور "ترغیب" میں لفظ "صلوٰۃ" الف لام کے بغیر ذکر ہوا ہے جبکہ ابن حبان کے یہاں۔ الاحسان اور موارد میں بھی۔ لفظ "الصلوٰۃ" ہے۔ یعنی الف لام کے ساتھ ہے۔ اس حدیث کو حافظ ابن حجر نے بھی "فتح الباری" میں ابن حبان کے حوالے سے لفظ "الصلوٰۃ" (الف لام کے ساتھ) ہی ذکر کیا ہے۔

اوپر جو ذکر ہوا ہے کہ اس حدیث میں یہ وعید مطلق نماز کے بارے میں نہیں بلکہ نماز عصر کے بارے میں ہے۔ حافظ ابن حجر نے بھی "فتح الباری" (۶/۱۵، ۶، ایضاً ۲/۳۰-۳۱) میں اس حدیث کے عموم کو نماز عصر پر ہی محمول کیا ہے۔ اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ ابن عمر اور بریدہ رضی اللہ عنہم کی حدیثوں میں یہ وعید نماز عصر ہی کے بارے میں ہے۔ ان احادیث کے لئے تخریج "صلوٰۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم" (حدیث: ۱۴۲-۱۴۳) دیکھیں۔ حدیث بریدہ کے لئے اس کتاب کا حاشیہ (۲۷) بھی دیکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں نے کہا آگے چلئے (یہ بہت لمبا خواب ہے) بعد لمبی سیر و سیاحت کے وہ بتانے لگے۔

"اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْہِ یُثْلَغُ رَاْسُہٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ یَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَیَرْفُضُہٗ وَیَنَامُ عَنِ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ"

پہلا شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے پھوڑا جاتا ہے وہ شخص ہے جو قرآن مجید یاد کرتا ہے اور پھر اس کو چھوڑ کر فرض بھی نہیں پڑھتا اور سو جاتا ہے (بخاری)

یہ حدیث ابوہریرہؓ سے یوں بھی مروی ہے کہ پھر حضور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھروں سے پھوڑے جاتے تھے۔ جب پھٹ جاتے پھر صحیح ہو جاتے۔ حضورؐ نے فرمایا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟

"قَالَ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ تَتَثَاقَلُ رُءُوْسُھُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ"

فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر فرض نماز کے پڑھنے سے بھاری ہو گئے تھے۔[۴۵]

۱۹۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ" [۴۶] (مسلم)

بندے اور کفر کے درمیان نماز کا ترک ہے یعنی جس نے نماز ترک کر دی وہ کافر ہوا۔

۲۰۔ یزید بن حصیبؓ اسلمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

"اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ" (کتاب

۴۵۔ اس کو بخاری (۱۳۸۶) جنائز باب (۹۳) ابن ابی شیبہ (۶/۱۷۷-۱۷۸) ابن خزیمہ (۹۴۲) اور ابن عساکر نے "تاریخ دمشق" (ص ۲۹۴ حرف العین: عبادۃ بن اوفی۔ عبداللہ بن ثواب) میں روایت کیا ہے۔

یہ حدیث مسلم (۱۵/۳۵) رؤیا۔ اور ترمذی (۲۲۹۴) "رؤیا" میں بھی ہے۔ مگر ان میں صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خواب کے بارے میں سوال کرنا مذکور ہے۔ آپ کے خواب کا ذکر نہیں۔

۴۶۔ اس کو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی مفصل تخریج کے لئے "تخریج صلوۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم" (حدیث: ۱۳۷) دیکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصلوٰۃ لامام ابن قیم (۴۷)

ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے پس جس نے ترک کیا اُسے ۔
بے شک وہ کافر ہو گیا ۔

۲۱ ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کیا اور فرمایا ۔

" مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ " (احمد، ابن حبان) (۴۸)

جس شخص نے نگہبانی کی اوپر نماز کے ہوگی واسطے اس کے باعث نور اور برہان اور نجات کا دن قیامت کے اور جس نے محافظت نہ کی اس پر نہ ہوگا واسطے اس کے نور اور نہ برہان اور نہ نجات اور رہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ۔

فائدہ :۔ ان چاروں کا ذکر خاص اسی لئے کیا گیا ہے کہ یہ تمام کفار کے سرہیں اور اس میں عجیب نکتہ ہے وہ یہ کہ نہیں ترک کی جاتی نماز مگر بسبب مال وملک اور ریاست اور تجارت کے ۔ پس جس نے ترک کیا اس (نماز) کو مال کے شغل میں وہ قارون کا ساتھی ہوگا ۔ اور جس نے ترک کیا ملک اور حکومت کے شغل میں وہ ساتھی ہوگا فرعون کا ۔ اور جس نے ترک کیا اس کو ریاست اور وزارت کے شغل میں وہ ساتھی ہوگا ہامان کا ۔ اور جس نے ترک کیا

---

۴۷ ۔ صحیح حدیث ہے ۔
یہ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے ۔ ملاحظہ ہو حدیث (۲۴)
بریدہ ان کا مکمل نام اس طرح سے ہے ۔ بریدہ بن الحصیب الاسلمی ۔
کتاب الصلوٰۃ ابن قیم میں بریدہ کی بجائے یزید ہے جو صحیح نہیں ہے ۔ یہ غلطی ابن قیم یا کسی ناسخ سے ہوئی ہے ۔
۴۸ ۔ حسن درجے کی حدیث ہے ۔ دیکھیں ۔ تخریج صلوٰۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم ۔ حدیث (۱۴۱)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو تجارت کے شغل میں وہ ساتھی ہوگا ابی بن خلف کا۔

۲۲۔ حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"رأس الامر الاسلام وعموده الصلوٰة"[49] وھو حدیث صحیح مختصر ووجہ الاستدلال بہ انہ اخبر ان الصلوٰۃ من الاسلام بمنزلۃ العمود الذی تقوم علیہ الخیمۃ فکما تسقط الخیمہ سقوط عمودھا فھکذا یذھب الاسلام بذھاب الصلوٰۃ وقد احتج احمد بھذا (کتاب الصلوٰۃ ۔ ابن قیم)

امور اسلام کا سر اور اس کا ستون (تھم) نماز ہے۔ خبر دی حضورؐ نے کہ تحقیق نماز اسلام میں بمنزلہ ستون کے ہے جس پر خیمہ کھڑا کیا جاتا ہے اور چوب کے گر جانے سے جیسے خیمہ گر پڑتا ہے ویسے ہی ترک نماز سے اسلام بھی نہیں رہتا اور اس سے اسی طرح دلیل پکڑی ہے امام احمد نے۔

۲۳۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بنی الاسلام علیٰ خمسٍ شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت و صوم رمضان"[50] (کتاب الصلوٰۃ ابن قیم)

۴۹۔ صحیح حدیث ہے۔

اس کو احمد اور ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ تفصیل کے لئے "تخریج صلوٰۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم" (۱۹۲) دیکھیں۔

۵۰۔ اس کو بخاری (۸) مسلم (۱/ ۱۷۶ – ۱۷۷) ترمذی (۲۷۰۹) نسائی (۸/ ۱۰۷ – ۱۰۸) سب نے "کتاب الایمان" میں۔ ابو عبید نے "کتاب الایمان" (۱۴) میں احمد (۲/ ۲۶، ۹۳، ۱۲۰، ۱۴۳) عبد بن حمید نے "المنتخب من المسند" (۸۲۳) میں مروزی نے "صلوٰۃ" (۱/ ۴۱۸، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲) میں دولابی نے "کنی" (۱/ ۸۰) میں ابو یعلےٰ (۵۷۸۸) ابن خزیمہ (۳۰۸ – ۳۰۹، ۱۸۸۰ – ۱۸۸۱، ۲۵۰۵) ابن حبان (۱/ ۳۷۴، ۴/ ۲۹۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنایا گیا ہے اسلام اوپر پانچ چیزوں کے۔ گواہی دینا اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد اللہ کا رسول ہے۔ قائم کرنا نماز کا۔ اور دینا زکوٰۃ کا اور کرنا حج بیت اللہ کا اور روزے رکھنے رمضان کے۔

فائدہ :- یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اسلام مانند ایک مکان کے ہے جو پانچ ارکان سے مرکب ہے۔ جب اس کا رکن اعظم جو نماز ہے ترک کی جاوے پس گر جائے گا اسلام۔

۵۰۔ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

"مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَھُوَ الْمُسْلِمُ لَهٗ مَا لَنَا وَعَلَیْهِ مَا عَلَیْنَا" [۵۱] (کتاب الصلوٰۃ)

طبرانی (۱۲/۳۰۹، ۱۲/۳۰۹) آجری نے "شریعہ" (۱۰۶) میں ابن مندہ نے "الایمان" (۱/۱۸۴، ۱۸۷، ۳۰۱-۳۰۳) میں بیہقی (۱/۳۵۸، ۴/۸۱، ۱۹۹) اور بغوی نے "اربعین" (۸۲) میں مختلف سندوں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث جریر بجلی، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حدیث جریر کو احمد (۴/۳۶۳-۳۶۴) مروزی نے "صلوٰۃ" (۱/۴۲۲-۴۲۳) میں ابو یعلیٰ (۷۵۰۲، ۷۵۰۷) طبرانی نے "کبیر" (۲/۳۲۶) اور "صغیر" (۲/۸) میں، آجری نے "شریعہ" (۱۰۶) میں اور ابن عساکر نے "تاریخ دمشق" (۷/۳۸۹) میں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

حدیث ابوہریرہ کو ابن نجار (۱۵/۳۸۷-۳۸۸) نے روایت کیا ہے۔ مگر اس کی سند ضعیف ہے۔

حدیث ابن عباس کی تخریج کے لئے حدیث (۴۷) کا حاشیہ دیکھیں۔

۵۱ر ان الفاظ سے اس حدیث کو بخاری (۳۹۱، ۳۹۲) "صلوٰۃ" نسائی (۷/۷۶، ۸/۱۰۵) "تحریم الدم والایمان" اور ابن عدی (۶/۲۴۰۹) نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

کامل ابن عدی (۲/۸۶۰) میں جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس پر شاہد بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی ہماری نماز اور ہمارے قبلہ کی طرف کو نماز پڑھے اور ہمارا ذبیحہ کھاوے۔ پس وہ مسلم ہے۔

فائدہ :۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص ہمارے قبلہ کے علاوہ کسی دوسرے قبلہ کی طرف پڑھے وہ مسلمان نہیں ہے۔ پس جو شخص سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا وہ کیوں کر مسلمان ہوگا۔

۲۵۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوۃُ "[۵۲] (کتاب الصلاۃ - ابن قیم)

نماز جنت کی کنجی ہے۔

یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ جو شخص بے نماز ہے اس کے لئے دروازہ جنت کا نہیں کھولا جائے گا۔

فائدہ :۔ اس سے معلوم ہوا کہ تارک نماز مسلمان نہیں ہے۔ یہ حدیث دوسری حدیث کی معارض نہیں جس میں ہے مفتاح الجنۃ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ۔ (کلمہ توحید جنت کی کنجی ہے) اس لئے کہ کلمہ اصل کنجی ہے اور باقی ارکان کنجی کے دندانے ہیں جن سے قفل کھلتا ہے۔ پس بغیر دندانوں کے کنجی کسی کام کی نہیں ہوتی۔

۲۶۔ محجن بن الادرع اسلمی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ کہ نماز کے لئے اذان ہوئی پس حضور نے نماز پڑھی اور واپس ہوئے تو (محجن مجلس ہی میں تھا) آپ نے فرمایا۔

---

[۵۱] حدیث انس کو بخاری (۳۹۲) ابوداؤد (۲۶۴۱ - ۲۶۴۲) " جہاد " ترمذی (۲۶۰۸) " ایمان " نسائی (۷/۷۵-۷۶) اور احمد (۳/۱۹۹، ۲۲۴ - ۲۲۵) نے دوسرے سیاق سے بھی روایت کیا ہے۔

[۵۲] ضعیف ہے۔

[۵۳] اس کو احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ تفصیل۔ تخریج صلوۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم " (حدیث : ۱۷۱) میں دیکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ . اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ . قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ " (۵۳) (کتاب الصلوۃ ۔ لابن قیم)

کیا مانع تھا تجھے جو تو نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ فرمایا حضور! مسلمان ہوں نماز گھر پہ پڑھ کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا جب جماعت سے ملے تو پھر پڑھ لیا کرو اگرچہ تو پڑھ چکا ہو۔

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ بے نماز مسلمان نہیں ہے۔ کیونکہ حضور فرماتے ہیں تو نے نماز نہیں پڑھی کیا تو مسلمان نہیں ہے! گویا نماز ہی سے اسلام ہے ورنہ نہیں۔

۲۵۔ غنیۃ الطالبین میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سستی کرے نماز میں پس تحقیق عذاب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ پندرہ عذابوں سے۔ چھ موت سے پہلے۔ تین موت کے نزدیک۔ تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔ پس چھ جو موت سے پہلے اول ان کا اٹھایا جاتا ہے اس سے نام نیکوں کا۔ دوسرے اٹھائی جاتی ہے برکت اس کی زندگی سے۔ اور تیسرے اٹھائی جاتی ہے برکت رزق سے۔ اور چوتھے " لَا يُقْبَلُ مِنْهُ شَيْءٌ مِنْ اَعْمَالِ الْخَيْرِ حَتّٰى يُكْمِلَ صَلَاتَهٗ " (۵۴)

(غنیۃ الطالبین ۔ مترجم صفحہ ۴۱۵)

۵۳۔ صحیح ہے۔

اس کو مالک (۱/۱۳۲) عبدالرزاق (۲/۴۲۰) احمد (۴/۳۴، ۳۳۸) نسائی (۲/۱۱۲) ابن حبان (۴۳۳) طبرانی (۲۰/۲۹۳-۲۹۶) حاکم (۱/۲۴۴) اور بیہقی (۲/۳۰۰) نے روایت کیا ہے۔

اس کو ابن حبان، حاکم اور البانی نے "صحیح الجامع" (۴۸۰) میں صحیح کہا ہے۔

۵۴۔ یہ حدیث "غنیۃ الطالبین" (۱۱۰) میں بغیر سند کے ذکر ہوئی ہے۔ اس لئے وثوق سے اس کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ مگر اس کا سیاق وسباق بتلا رہا ہے کہ یہ من گھڑت اور خانہ ساز روایت ہے۔ دادا مرحوم کو ایسی روایت کے ذکر کرنے میں احتیاط برتنی چاہیئے تھی۔ ←

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں قبول کیا جاتا اس سے کوئی کام نیکی کا یہاں تک کہ سامل کرے نماز اپنی۔

۲۶۔ حضرت ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اِذَا تَرَكَ الرَّجُلُ صلوته مُتَعَمِّدًا اكتب اسمهٔ عَلَىٰ بَابِ النَّارِ

فِيمَنْ يَدْخُلُهَا[۵۵]" (غنیۃ الطالبین مترجم ص۴۱۹)

[۵۴] مذکورہ سطور لکھنے کے چند روز بعد مجھے اس حدیث کی سند مل گئی۔ اس کو اصبہانی نے "ترغیب وترہیب" (۲/ ۷۷۹ -- ۷۸۰) میں روایت کیا ہے اور اسے غریب (ضعیف) کہا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ سے اس کو حارث اعور نے روایت کیا ہے جو ضعیف ہے بلکہ بعض نے اس کو کذاب کہا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی سند میں متعدد راوی ایسے ہیں جن کے مجھے اپنے پاس موجود کتب تراجم میں تذکرے نہیں ملے۔ بہرحال اس حدیث کا سیاق وسباق بتلا رہا ہے کہ یہ من گھڑت ہے۔

ابن نجار نے "ذیل تاریخ بغداد" میں اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سیوطی نے "ذیل اللالی" (۱۰۰ -- ۱۰۱) میں ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث ان سے بھی ابو ہریرہ سے من گھڑت ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی محمد بن علی بن عباس عطار ہے۔ علامہ ذہبی نے "میزان" (۳/ ۶۵۳) میں کہا ہے کہ اس نے ابو بکر بن زیاد نیشاپوری کی سند سے تارک نماز کے بارے میں ایک باطل حدیث روایت کی ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے "لسان" (۵/ ۲۹۵-۲۹۶) میں کہا ہے کہ اس حدیث کا باطل ہونا ظاہر ہے۔

[۵۵] من گھڑت ہے۔

پہلی حدیث کی طرح یہ بھی من گھڑت ہے۔ اس کو ابن عدی (۱/ ۲۹۹) اور ابو نعیم نے "حلیۃ الاولیاء" (۷/ ۲۵۴) میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

مسند: "اسماعیل بن یحیٰی تیمی از مسعر بن کدام از عطیۃ از ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ"

یہ اس حدیث کی سند ہے اور یہ حدیث من گھڑت ہے کیونکہ اسماعیل تیمی، ثقہ راویوں سے باطل روایتیں بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ ابن عدی نے کہا ہے۔ مذکورہ سند سے اس کی بعض احادیث روایت کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس سند سے یہ تمام حدیثیں باطل ہیں۔ انہیں مسعر سے اسماعیل کے علاوہ کوئی دوسرا روایت نہیں کرتا۔

حافظ ابو علی نیشاپوری، دارقطنی اور حاکم نے اس کو کذاب کہا ہے۔ صالح بن محمد جزرہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث گھڑتا تھا۔ ازدی نے کہا ہے کہ یہ جھوٹ کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے۔ دیکھیں "میزان الاعتدال" (۱/ ۲۵۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب چھوڑنے آدمی نماز جان بوجھ کر لکھا جاتا ہے نام اس کا دوزخ کے دروازے پر ان لوگوں میں جو اس میں داخل ہوں گے ۔

۲۷۔ حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

" بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ تَرْكُ الصَّلٰوةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ " [۵۶]

(غنیۃ الطالبین مترجم ش ۔ جیلانی ص ۴۱۹)

ہمارے اور ان کے (یعنی کافروں کے) درمیان نماز کا چھوڑنا ہے ۔ جس نے چھوڑا نماز کو پس کافر ہوا ۔

۲۸۔ جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ

" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابصر رجلاً ینقر فی صلوته کما ینقر الغراب فقال لو مات هذا مات علی غیر دین محمد صلی اللّٰه علیه وسلم " [۵۷] (غنیۃ شیخ جیلانی مترجم ص ۴۱۹ مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

۵۶۔ صحیح ہے ۔

یہ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہ اس سے پہلے بھی گذر چکی ہے ۔ ملاحظہ ہو حدیث (۲۶)

غنیۃ الطالبین (۱۱۱) میں یہ حدیث عبد اللہ بن زید عن ابیہ کے حوالے سے ذکر ہوئی ہے ۔ مگر مجھے یہ ان کے حوالے سے نہیں ملی ۔ واللہ اعلم ۔

۵۷۔ حسن ہے ۔

غنیۃ الطالبین (۱۱۱) میں جعفر بن محمد کی جو روایت ہے وہ مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ لیکن اس سے ملتی جلتی روایت ابو عبد اللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے موصولاً مروی ہے جس کی بنا پر یہ حدیث حسن درجے کی ہے ۔

اس موصول حدیث کو ابو یعلیٰ (۷۱۸۴، ۷۳۵۰) ابن خزیمہ (۶۶۵) طبرانی (۴/۱۱۵-۱۱۶) بیہقی (۲/۸۹) اور اصبہانی نے " ترغیب و ترہیب " (۲/۷۷۵ - ۷۷۶) میں روایت کیا ہے ۔ ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے ۔ حافظ منذری نے " ترغیب " (۱/۳۳۶) میں ۔ حافظ ہیثمی نے " مجمع الزوائد " (۲/۱۲۴) میں اور شیخ البانی نے " تعلیقات صحیح ابن خزیمہ " میں اس کو حسن کہا ہے ۔

←

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو کہ ٹھونگے مارتا ہے اپنی نماز میں (جلدی جلدی پڑھتا ہے) جیسے ٹھونگے مارتا ہے کوا۔ پس فرمایا اگر یہ مرے گا تو مرے گا اوپر غیر دین محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے۔

فائدہ :۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جلدی جلدی پڑھنے والا اگر اپنی اسی عادت پر مرا تو وہ خارج از اسلام مرے گا۔ جب جلدی جلدی پڑھنے والے کا یہ حال ہے تو جو نماز پڑھتا ہی نہیں وہ کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے۔

۲۹ر امام احمدؒ کتاب الصلوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

قد جاء فی الحدیث " لَاحَظَّ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ " الخ (۵۸)

حدیث میں ہے کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے جو شخص نماز نہیں پڑھتا۔ پس جو شخص ہلکا جاننے والا ہے نماز کو اور سستی کرنے والا ہے ساتھ اس کے پس وہ ہلکا سمجھنے والا ہے اسلام کو اور سستی کرنے والا ہے ساتھ اس کے اور بے شک حصہ ان کا بیچ اسلام کے اسی قدر ہے کہ جس قدر حصہ ان کا بیچ نماز کے ہے اور رغبت ان کی اسلام میں اسی قدر ہے کہ جس قدر رغبت ان کی نماز میں ہے۔ پس سمجھا اے عبداللہ نفس اپنے کو اور ڈر اس سے کہ ملاقات کرے تو اللہ جل شانہٗ سے اور نہ قدر ہووے نزدیک تیرے اسلام کا پس تحقیق جس قدر محبت ہوگی تجھے اسلام کی اسی قدر محبت ہوگی تجھے نماز سے۔

۳۰ر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ عمود الاسلام (۵۹)

کتاب الصلوٰۃ۔ امام احمد)

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اسلام کا ستون ہے۔

www.KitaboSunnat.com

---

۵۷ بخاری (۷۹۱، ۸۰۸) نسائی (۳/ ۵۸- ۵۹) اور مسند احمد (۵/ ۳۸۴، ۳۹۶) میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اثر سے بھی اس حدیث کی تائید ہوتی ہے۔

۵۸ر یہ امیرالمؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جس کی تخریج حدیث (۶۰) میں آ رہی ہے۔

۵۹ر صحیح حدیث ہے۔ یہ نمبر (۴۹) میں گذر چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ :- کیا نہیں جانتا تو کہ جب گر پڑے ستون گر پڑتی ہے چھت نہیں فائدہ دیتے کیل اور کڑیاں۔ اگر قائم ہے ستون تو یہ سب چیزیں چھت کو فائدہ دیتی ہیں پس اسی طرح اسلام میں نماز ہے یعنی نماز پڑھنے سے مسلمان ہے اور نہ پڑھنے سے مسلمان نہیں ہے۔

دوستو آپس میں نماز کا حکم کرو اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے۔

۳۱۔ وَجَاءَ فِي الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال " اَوَّلُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمُ الامانة واخر ما تفقدون الصلوٰة وليصلين اقوام لا خلاق لهم "(۹۰) (غنیۃ الطالبین مترجم اسلامیہ ص۱۹)

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی چیز جو گم کر دو گے تم دین اپنے سے امانت ہے اور آخری چیز جو گم کر دو گے وہ نماز ہے۔ نماز پڑھیں گی قومیں مگر نہ حصّہ ہوگا واسطے ان کے کچھ (یعنی جو پڑھیں گے ان کا حصّہ حقیقی اور صحیح نماز میں کچھ نہیں ہوگا۔ وہ عادتاً اور جلدی جلدی پڑھیں گے۔) یہی تو وہ زمانہ ہے جس کے متعلق حضورؐ فرما گئے۔ اول تو نمازی نہیں ملتے اور جو ملتے ہیں وہ جلدی جلدی ٹھونگے مارتے ہیں۔ جو نہایت ہی بُرے ہیں نزدیک مولا کریم کے جیسا کہ بحوالہ حدیث گزر چکا ہے۔

۳۲۔ " اَوَّلُ مَا يُسْئَلُ عنه العبد يوم القيامة عن الصلوٰة فَاِنْ تُقُبِّلَتْ يُقْبَلُ منه سائر عمله وان ردت صلاته رد سائر عمله "(۹۱)

۹۰۔ یہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی موقوف روایت میں اخلاق کی بجائے دین کا ذکر ہے اور طبرانی کی ایک روایت میں دین کی بجائے ایمان کا ذکر ہے۔ ان دونوں حدیثوں کی تخریج حدیث (۲۰) میں گذر چکی ہے۔

۹۱۔ یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ میں ہے جس کو طبرانی نے " اوسط " (۱۸۸۰) میں اور ضیاء مقدسی نے " احادیث مختارہ " میں روایت کیا ہے۔ یہ صحیح حدیث ہے۔ دیکھیں " صحیح الجامع " (۲۵۷۰) اور " احادیث صحیحہ " (۱۳۸۵)

اس حدیث کا پہلا جملہ دیگر احادیث میں بھی آیا ہے۔ ملاحظہ ہو " تخریج الصلوٰۃ " حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصلاتنا اخر ديننا وهو اول ما نسئل عنه غدا من اعمالنا۔ فليس بعد ذهاب الصلوٰة اسلام ولا دين اذا ما رحت الصلوٰة اخر ما يذهب من الاسلام وكل شئ يذهب اخره فقد ذهب جميعه (كتاب الصلوٰة ۔ امام احمد) (۹۲)

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے بندہ کو قیامت کے دن اس کی نماز سے پوچھا جائے گا۔ پس جب قبول ہوئی نماز قبول ہوں گے سارے اعمال اور اگر رد ہوئی نماز اس کی مردود ہوں گے سارے اعمال اور نماز ہی ہے آخر دین ہمارا۔ یہی پوچھی جائے گی روز قیامت کے سب سے پہلے ہمارے اعمال سے۔ پس نہیں ہے اسلام اور دین میں پیچھے چلے جانے نماز کے کچھ باقی۔ پس جب ہوئی آخری چیز نماز جو جائے گی اسلام سے اور ہر وہ چیز جو آخری ہو اس کے جانے سے سب کچھ چلا جاتا ہے۔ (یعنی ترک نماز سے تمام کا تمام اسلام چلا جاتا ہے۔)

اوپر جو کچھ ذکر ہوا اس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ نماز حقیقتاً اسلام ہے اس کے ترک سے انسان مسلمان نہیں رہتا۔

---

۹۲ ر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرامؓ کے فرامین

کتاب وسنت کے دلائل ہو چکے۔ اب تارک الصلوٰۃ کے حق میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارشادات بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی سے روایت ہے کہ
"کَانَ اَصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئًا مِنَ الاعمال ترکہٗ کفر غیر الصلوٰۃ" (رواہ الترمذی)(۴۳)
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اعمال میں سے کسی کے ترک کرنے کو کفر نہ دیکھتے تھے سوائے نماز کے۔

۲۔ عن علی "مَنْ لَمْ یُصَلِّ فَھُوَ کَافِرٌ" (ترغیب)(۴۴)
حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔

۳۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ "من ترك الصلوٰۃ فقد کفر" (۴۵)
جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہے۔

۴۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں "من ترك الصلاۃ فلا دین له" (۴۶)
جس نے نماز چھوڑ دی اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔

۴۳۔ صحیح ہے۔ تفصیل کے لئے "تخریج الصلوٰۃ" (۱۳۹) دیکھیں

۴۴۔ ضعیف ہے۔ اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے "ایمان" (۱۲۷) میں مروزی نے "صلوٰۃ" (۲/۸۹۸) میں اور آجری "شریعہ" (۱۲۵) میں روایت کیا ہے۔ اس کی سند معقل خثعمی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ کیونکہ یہ مجہول ہے جیساکہ "تقریب" میں ہے۔

۴۵۔ ضعیف ہے۔
اس کو مروزی نے "صلوٰۃ" (۲/۹۰۰) میں عکرمہ کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ عکرمہ سے اس کو سماک بن حرب نے روایت کیا ہے اور سماک کی عکرمہ سے روایات میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ سماک سے اس کو شریک قاضی نے روایت کیا ہے جو بہت زیادہ غلطیاں کرتے ہیں۔ لھذا اس اثر کی سند ضعیف ہے۔

۴۶۔ حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ ۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں ۔ "من لم یصل فھو کافر" (۷۶)

← اس کو ابن ابی شیبہ نے "ایمان" (۴۷) میں احمد نے "سنہ" (۱۰۵) میں مروزی نے "صلوٰۃ" (۲/۸۹۸ - ۸۹۹) میں اور طبرانی (۹/۲۱۵) نے روایت کیا ہے ۔ اس کی سند عاصم بن بہدلہ کی وجہ سے حسن درجے کی ہے ۔ ابن ابی شیبہ کے یہاں عاصم سے اس کو شریک قاضی نے روایت کیا ہے بشیخ البانی نے "ایمان" کے حاشیے میں کہا ہے کہ اس کی سند میں شریک ہے جو سوء حفظ کی بنا پر ضعیف ہے ۔ "تحقیق ایمان"

قلت :۔ عاصم سے شریک اس کو روایت کرنے میں متفرد نہیں بلکہ احمد، مروزی اور طبرانی کے یہاں ایک جماعت نے ان کی متابعت کی ہے ۔ نیز احمد نے "سنہ" (۱۰۵) میں مروزی (۲/۸۹۹ — ۹۰۰) طبرانی (۹/۲۱۴) آجری نے "شریعہ" (۱۳۳) میں اور لالکائی نے "شرح الاصول" (۴/۸۲۷ — ۸۲۸) میں ابن مسعود سے ایک دوسری سند سے روایت کی ہے کہ "نماز کا ترک کرنا کفر ہے" طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے نماز ترک کر دی وہ کافر ہو گیا ۔

اس سند میں مسعودی ہیں جن کا آخری عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا ۔ مگر احمد، مروزی کے یہاں وکیع نے اور طبرانی کے یہاں ابو نعیم فضل بن دکین نے ان سے (مسعودی سے) اس کو روایت کیا ہے اور ان کا مسعودی سے سماع ان کے اختلاط سے پہلے کا ہے ۔ لہٰذا یہ سند صحیح ہے ۔

حافظ ہیثمی نے اس سند میں انقطاع کا ذکر کیا ہے مگر یہ درست نہیں کیونکہ طبرانی اور لالکائی کے یہاں اس کو ابن مسعود سے ان کے بیٹے عبد الرحمٰن بن مسعود نے ذکر کیا ہے ۔ عبدالرحمٰن کے اپنے باپ سے سماع میں اختلاف ہے ۔ مگر ابو حاتم وغیرہ نے ان کا سماع ثابت کیا ہے ۔

جن الفاظ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ اثر کتاب میں ہے انہی الفاظ سے یہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی موقوفاً اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے ۔

عبداللہ بن عمرو کا اثر "تاریخ بخاری" (۷/۹۵) میں ہے ۔ مگر اس کی سند ضعیف اور مضطرب ہے ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث کو بیہقی نے "شعب" (۲/۹۸) میں روایت کیا ہے ۔ اس کی سند بھی ضعیف ہے ۔

۷۶ ۔ اس کو منذری نے "ترغیب و ترہیب" (۱/۳۸۵) میں ابن عبد البر کی طرف ←

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔

۶۔ حضرت ابی درداءؓ فرماتے ہیں۔

" لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ الخ (۴۸)

جو نماز نہیں پڑھتا وہ مومن نہیں ہے۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کو جب مسجد میں خنجر مارا گیا اور انہیں اٹھا کر لایا گیا۔ (اور عبدالرحمٰن بن عوف کو لوگوں کو نماز پڑھانے کے لئے امر کیا گیا) پس جب ہم حضرت عمرؓ کے گھر داخل ہوئے۔ ان پر موت کی غشی طاری تھی۔ یہاں تک کہ صبح بالکل روشن ہو گئی۔ پھر حضرت عمرؓ کو افاقہ ہوا تو فرمانے لگے۔ کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ پس فرمایا

" لَا اِسْلَامَ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوۃَ " (۴۹)

جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی اسلام نہیں۔

منسوب کیا ہے۔

ابن عبدالبر نے اس کو "تمہید" (۴/۲۲۵) میں علی بن ابی طالب، ابن عباس، جابر، اور ابو درداء کے حوالے سے بلا سند ذکر کیا ہے۔

۴۸۔ صحیح ہے۔

اس کو مروزی نے "صلوٰۃ" (۲/۹۰۳) میں اور لالکائی نے "شرح الاصول" (۴/۸۲۸) میں بسند صحیح ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۹۔ ان الفاظ سے اس کو ابن زنجویہ نے روایت کیا ہے جیسا کہ ابن قیم نے "کتاب الصلوٰۃ" (۵۰) میں ذکر کیا ہے۔

جس سند سے اس کو ابن زنجویہ نے روایت کیا ہے اسی سند سے اس کو عبدالرزاق (۱/۱۵۰ - ۱۵۱، ۳/۱۲۵) نے اور عبدالرزاق سے مروزی (۲/۸۹۳) اور لالکائی (۴/۸۲۵ - ۸۲۶) نے روایت کیا ہے۔ مگر عبدالرزاق کے الفاظ ابن زنجویہ والے نہیں بلکہ نمبر (۵۰) میں آنے والے الفاظ سے ملتے جلتے ہیں۔ بلکہ ابن زنجویہ کی ایک روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں جیسا کہ ابن قیم کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح بھی مروی ہے۔

لاحظ فی الاسلام لمن ترک الصلوٰۃ "(۲۰)

جس نے نماز چھوڑ دی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

پھر آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ یہ صحابہ کا بہت بڑا مجمع تھا۔ بے نماز کے کفر کا کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔ (منقول از کتاب الصلوٰۃ۔ ابن قیم)

متفقہ فتوے حضرت ابو محمد بن حزم کہتے ہیں۔

"قد جاء عن عمر و عبد الرحمان بن عوف و معاذ بن جبل وابی ھریرۃ وغیرھم من الصحابۃ رضی اللہ عنھم ان من ترک۔ صلوٰۃ فرض واحدۃ متعمدًا حتی یخرج وقتھا فھو کافر مرتد ولا یعلم لھؤلاء من الصحابۃ مخالفا "(۲۱) (ترغیب مترجم ص ـــــ پنجابی پریس لاہور)

حضرت عمر، عبد الرحمان بن عوف۔ معاذ بن جبل۔ ابی ہریرہ وغیرہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ جس نے ایک فرض نماز کو قصداً چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس کا وقت چلا جائے پس وہ کافر مرتد ہے اور جماعت صحابہ سے ان کے اس قول کا کوئی مخالف نہیں ہے۔

اس حوالے سے معلوم ہو گیا کہ بے نماز کے کفر پر صحابہ کا اجماع ہے۔

ـــــ مروزی (۲/ ۸۹۷) نے ابو الملیح کی سند سے عمر رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے بھی روایت کیا ہے۔ "لا الاسلام لمن لم یصل الصلوٰۃ " " اس شخص کا اسلام نہیں جس نے نماز نہیں پڑھی "

مگر اس کی سند شریک قاضی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ان سے اس کی سند میں بھی غلطی ہوئی ہے۔ دیکھیں " علل دارقطنی " (۲/ ۲۱۱ / ۲۲۷)

... صحیح ہے۔

اس کو مالک (۱/ ۳۹ ـ ۴۰) عبد الرزاق (۱/ ۱۵۰ ـ ۱۵۱، ۳/ ۱۲۵) ابن سعد (۳/ ۳۵۰ ـ ۳۵۱) ابن ابی شیبہ نے " مصنف " (۱۴۴/۴) اور " ایمان " (۱۰۳) میں مروزی نے " صلوٰۃ " (۲/ ۸۹۲ ـ ۸۹۶) میں آجری نے " شریعہ " (۱۳۴) میں دارقطنی نے " سنن " (۲/ ۵۲) اور " علل " (۲/ ۲۱۱ / ۲۲۷) میں لالکائی نے شرح ←

www.KitaboSunnat.com

تابعین اور تبع تابعین

کتاب و سنت اور اجماع صحابہ سے واضح ہو گیا کہ بے نماز کافر ہے۔ اب تابعین اور تبع تابعین کے ارشادات بھی سن لیجئے۔

۱۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔

"من اخر الصلوٰۃ حتیٰ یفوت وقتھا متعمداً من غیر عذر فقد کفر" (۷۲)

جس نے نماز میں عمداً بغیر عذر تاخیر کی یہاں تک کہ اس کا وقت فوت ہو گیا۔ پس وہ کافر ہو گیا۔

۲۔ حضرت ایوبؒ فرماتے ہیں۔

"ترک الصلوٰۃ کفر لا یختلف فیہ" (۷۳)

نماز کا چھوڑ دینا بلا اختلاف کفر ہے۔

۳۔ حضرت اسحاق فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایت ہے کہ

"ان تارک الصلوٰۃ کافر وکذالک کان رای اھل العلم من لدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی یومنا ھذا ان تارک الصلوٰۃ عمداً من غیر عذر حتیٰ یذھب وقتھا کافر" (۷۴)

الاصول" (۴/ ۸۲۵) میں بیہقی (۱/ ۳۵۷) اور اصبہانی نے "ترغیب" (۲/ ۷۷۸) میں روایت کیا ہے۔ اس اثر کی دو سندیں ہیں اور دونوں ہی صحیح ہیں۔ اس کی ایک سند تو مذکورہ تمام کتب میں ہے جب کہ دوسری سند صرف عبد الرزاق، مروزی اور لالکائی کے یہاں ہے۔

۷۱۔ ملاحظہ ہو "محلیٰ ابن حزم" (۲/ ۲۴۲) ایضاً "ترغیب وترہیب" (۱/ ۳۹۳) حافظ منذری نے ابن حزم کے کلام کو کچھ تقدیم وتاخیر سے ذکر کیا ہے۔ "ولا نعلم لھولاء من الصحابۃ مخالفاً" یہ بات ابن حزم نے "وقد جاء عن عمر" سے پہلے کہی ہے۔ اور اس کا تعلق اس سے ماقبل والے مسئلے سے ہے۔

۷۲ ـ ۷۴۔ ان تمام اقوال کو مروزی نے "صلوٰۃ" (۲/ ۹۲۵ ـ ۹۳۶، ۹۲۹) میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نماز کافر ہے اور یہی رائے ہے اہل علم کی حضور کے زمانے سے لے کر اس وقت تک کہ جو شخص بغیر عذر کے عمداً نماز چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت چلا جائے وہ کافر ہے ۔

۴۔ حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں۔

"قد ذھب جماعة من الصحابة . الخ "(۵)

تحقیق ایک جماعت صحابہ اور ان کے بعد کے لوگوں کی اس طرف گئی ہے کہ جو شخص بغیر عذر کے قصداً چھوڑ دے نماز کو یہاں تک کہ اس کا وقت چلا جائے وہ کافر ہے۔ ان لوگوں میں عمرؓ بن خطاب، عبداللہؓ بن مسعود۔ معاذؓ بن جبل اور جابر بن عبداللہؓ اور ابی درداءؓ ہیں۔ اور غیر صحابہ میں سے امام احمد بن حنبلؒ۔ اسحاق بن راہویہؒ۔ عبداللہ بن مبارکؒ۔ نخعیؒ۔ اور حکم بن عتیبہؒ۔ ایوب سختیانیؒ۔ اور ابو داؤد طیالسیؒ۔ ابو بکر بن شیبہؒ اور زہیر بن حرب وغیرہم ہیں ۔

ـــ روایت کیا ہے ۔

اسحاق کے قول کو ابن عبدالبر نے بھی "تمہید" (۴/ ۲۲۵ - ۲۲۶) میں ذکر کیا ہے۔

۵۔ ملاحظہ ہو "ترغیب وترہیب" (۱/ ۳۹۴ - ۳۹۵) "تمہید ابن عبدالبر" (۴/۲۲۵) بھی دیکھیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نماز کے قتل کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

(فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ) التوبۃ (۵)

قتل کرو مشرکوں کو جہاں پاؤ تم ان کو اور پکڑو ان کو اور گھیرو ان کو اور بیٹھو ان کے لئے ہر گھاٹی میں۔ پس اگر توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو خالی کر دو واسطے ان کے راستہ۔

فائدہ:۔ اس آیت میں امر کیا گیا ہے۔ قتل کرنے کا یہاں تک کہ مشرک شرک سے تائب ہو کر نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ گویا شرک سے توبہ کا عملی رنگ جو بیان کیا گیا ہے وہ نماز کا پڑھنا اور زکوٰۃ کا دینا ہے۔ پس جو شخص نماز نہیں پڑھتا اور زکوٰۃ نہیں دیتا۔ وہ بظاہر مشرک ہے۔ کیونکہ مشرک اور مسلم کی تمیز کا معیار اللہ تعالیٰ نے نماز فرمایا ہے۔ اس کی تائید۔

(اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ) الروم (۳۱)

نماز پڑھو اور مشرک نہ بن جاؤ۔

سے بھی ہوتی ہے اور حدیث میں بھی اس کی تصریح موجود ہے (جیسا کہ گزر چکا ہے) کہ مسلمان اور کافر و مشرک کے درمیان صرف نماز ہی کا فرق ہے۔ (۴۶)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکم کیا گیا ہوں کہ قتل کروں۔ یہاں تک کہ گواہی دیویں اس بات کی کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں۔

" وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمُوْا مِنِّيْ

۴۶ ۔ یہ حدیث گزر چکی ہے۔ ملاحظہ ہو حدیث (۲۹، ۳۵-۳۶، ۴۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِمَا ئَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُھُمْ عَلَى اللّٰهِ[۷۷]

(کتاب الصلوٰۃ ۔ لابن قیم)

نماز پڑھیں ۔ زکوٰۃ دیں پس جب وقت کریں یہ چیز بچا لئے انہوں نے مجھ سے مال اپنے اور خون اپنے ساتھ حق اسلام کے اور حساب ان کا اوپر اللہ کے ہے ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز زکوٰۃ شہادتین سے ہی خون حرام ہیں پس جو شخص نماز نہیں پڑھتا ۔ زکوٰۃ نہیں دیتا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کے قتل کا حکم دیتے ہیں ۔

یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نماز اور زکوٰۃ ہی ایسے امور ہیں جن سے خون اور مال حرام ہو جاتا ہے ۔ پس جو شخص چھوڑ دے نماز وہ ہو گیا واجب القتل اور یہی امر کئے گئے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ۔

احمد اور ابن خزیمہ نے صحیح میں روایت کیا ہے کہ خبر دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ امر کیا گیا ہوں میں قتل کرنے پر یہاں تک کہ نماز پڑھیں[۷۸] ۔ (کتاب الصلوٰۃ)

اس حدیث نے تمام پردے اٹھا دیئے اور ظاہر کر دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کئے گئے ہیں بے نماز کو قتل کرنے کے لئے ۔

اسلام کی کڑیاں اور قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے جس نے ان میں سے کسی ایک کو بھی ترک کیا وہ کافر حلال الدم ہے ۔

---

۷۷ ۔ اس کو بخاری (۲۵) اور مسلم (۱/۲۱۲) نے روایت کیا ہے ۔

۷۸ ۔ صحیح ہے ۔

اس کو احمد (۲/۳۴۵) ابن خزیمہ (۲۲۴۸) اور حاکم (۱/۳۸۷) نے روایت کیا ہے ۔

اس حدیث میں نماز سے پہلے کلمہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے ۔ اس کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے اور یہ اپنے شواہد کی بنا پر صحیح حدیث ہے ۔ ان شواہد میں ایک ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے جو اس سے قبل مذکور ہے ۔ دیکھیں نمبر (۷۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یہ حدیث پیچھے ترغیب کے حوالے سے گذر چکی ہے)[۷۹]

جس نے عمداً نماز چھوڑی وہ اللہ اور رسول کے ذمہ سے بری ہو گیا - یہ حدیث بھی گذر چکی ہے[۸۰]

جو شخص اللہ اور رسول کے ذمہ سے بری ہے اس کے قتل کرنے کے لئے امر کئے گئے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

اس مضمون کی بہت سی احادیث ہیں گمراہی پر اکتفا کی جاتی ہے اس لئے کہ بے نماز اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک ذمی کا فروں سے بدتر اور مرتد ہے جس کے قتل کرنے کا حکم اللہ اور اس کے رسول صادر فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو توفیق دیوے کہ

وہ اپنے بال بچوں، عورتوں، ہمسایوں اور رشتہ داروں کو نمازوں کی پابندی پر ہر طرح توجہ دلا دیں اور بے نمازوں کو ہدایت عطا فرمائے کہ وہ نماز پڑھیں تاکہ اسلام کی گئی ہوئی شوکت پھر واپس لوٹ آئے۔

---

۷۹ - ضعیف ہے۔
اس کی تخریج کے لئے حدیث (۴۷) دیکھیں۔

۸۰ - دیکھیں حدیث (۴۱) اور یہ صحیح حدیث ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل علم کا فتویٰ

حضرت سفیان ثوریؒ۔ ابو عمر اوزاعیؒ۔ عبداللہ بن مبارکؒ۔ حماد بن زیدؒ۔ وکیع بن جراحؒ۔ مالک بن انسؒ۔ محمد بن ادریسؒ۔ احمد بن حنبلؒ۔ اسحاق بن راہویہؒ۔ اور ان کے اصحاب نے فتوے دیا ہے کہ بے نماز کو قتل کیا جائے۔(۸۱) (کتاب الصلوٰۃ ابن قیم)

اس سے بھی واضح

بے نماز قتل کیا جاوے۔ مرتد کافر کی طرح یہ قول ہے امام احمد۔ سعید بن جبیر۔ عامر شعبی۔ ابراہیم نخعی۔ ابی عمر۔ اوزاعی۔ ایوب سختیانی۔ عبداللہ بن مبارک اسحاق۔ عبدالملک بن حبیب۔ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت عمر بن خطاب۔ معاذ بن جبل۔ عبدالرحمان بن عوف۔ ابوہریرہ وغیرہم کا۔ (کتاب الصلوٰۃ۔ امام ابن قیم)(۸۲)

اور ایسا ہی فتویٰ دیا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیہ میں کہ قتل کیا جاوے بے نماز کو تلوار کے ساتھ (جیسا کہ آگے آئے گا)۔

۸۱۔ ص (۱۷)

۸۲۔ ص (۳۳)

واضح رہے کہ ایک روایت کے مطابق امام احمد کا یہ مذہب ہے۔ جب کہ ان سے دوسری روایت میں ہے کہ اسے (بے نماز کو) بطور حد قتل کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نماز کا جنازہ

قرآن مجید، احادیث، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین اور تبع تابعین کے ارشادات سے واضح ہو چکا ہے کہ بے نماز جہنمی، واجب القتل، اور خارج از اسلام ہے۔

اب کون بھلا آدمی ہے جو کافر و مشرک وغیرہ کے اوپر کھڑا ہو کر جنازہ پڑھنے کو جائز سمجھے۔ ہاں پیٹ پرست ملاں جنہوں نے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنا رکھا ہے جن کے متعلق حدیث میں ہے۔

ألسنتهم أحلى من العسل وقلوبهم قلوب الذئاب[۸۳] (ترغیب)

زبانیں ان کی میٹھی ہوں گی شہد سے اور دل ان کے ہوں گے بھیڑیوں کے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس شخص پر جو دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بناوے۔[۸۴] (ترغیب)

اس قسم کے لوگ ضرور بے نمازوں کے جنازے اپنی حرص اور لالچ کو پورا کرنے کے لئے پڑھنے اور پڑھانے کا فتویٰ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پیٹ پرست ملانوں کو جو دین کے اصل دشمن ہیں۔ ہدایت عطا فرما کر راہ راست پر چلنے کی توفیق بخشے۔

انہاں حلوے کھیراں خاطر یار و مذہب ہور بنایا
انہاں ملانیاں پاسوں سانوں رکھیں دور خدایا

www.KitaboSunnat.com

۸۳۔ ضعیف ہے۔

یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جس کو ترمذی (۲۴۰۴) نے روایت کیا ہے۔ مگر اس کی سند یحییٰ بن عبیداللہ کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ اسی معنی کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ اس کو بھی ترمذی ہی نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند حمزہ بن ابی محمد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ جب کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

۸۴۔ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم ہے جس کو طبرانی نے "اوسط" میں روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازہ سفارش ہے

جس نے زندگی میں اپنے لئے نماز نہ پڑھی ہو۔ اور اس ذریعہ بخشش و رحمت کو کچھ اہمیت نہ دی ہو بلکہ اسے معمولی سمجھا ہو اس کی موت کے بعد اس پر نماز جنازہ پڑھنا اور اس کے لئے سفارش کرنا کہ اے مولا کریم تو اسے معاف فرما۔ موجب ناراضگی خدا و رسول اور بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے؟

قرآن مجید میں ہے۔

(مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ) (التوبہ ۱۱۳)

نہیں لائق واسطے نبی کے اور واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکوں کے اگرچہ ہوں ان کے قریبی رشتہ دار پیچھے ظاہر ہو جانے اس بات کے کہ وہ ہیں جہنمی۔

فائدہ:۔ اس آیت نے واضح کر دیا کہ جس کے دوزخی ہونے کا پورا یقین ہو جائے اس کے لئے دعا کرنا اور بخشش مانگنا مسلمان کی شان نہیں ہے اس لئے کہ وہ مغضوب ہو چکا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنا اس کی مرضی کے خلاف ہے۔

بے نماز قرآن مجید اور حدیث کی رو سے جہنمی ہے پس اس کا جنازہ کیونکر جائز ہوگا۔

(وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ) (التوبہ ۸۴)

---

* کیا ہے۔ دیکھیں "ترغیب" (۱/۶۶/۱۲) اور "مجمع الزوائد" (۱/۱۰/۲۲۳)۔
ھیثمی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں اسماعیل بن یحییٰ تیمی ہے جو کہ کذاب ہے۔
قلت:۔ حدیث (۵۵) میں اس کے بارے میں آئمہ کے اقوال تفصیل سے گذر چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ جنازہ پڑھ اوپر کسی کے ان میں سے جو مر جاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اوپر قبر اس کی کے تحقیق وہ کافر ہوئے ہیں ساتھ اللہ اور رسول کے اور مر گئے اور وہ فاسق تھے۔

یہ دلیل ہے اس بات کی جو شخص مر جاوے اوپر کفر کے اس کا جنازہ پڑھنا اللہ تعالٰی نے منع کر دیا ہے اور بے نماز کا کفر قرآن مجید، احادیث اور صحابہ کے فرامین سے عیاں ہو چکا ہے بلکہ صراحتاً موجود ہے کہ بے نماز قیامت کے دن فرعون، ہامان، قارون ابی بن خلف رؤس الکفار کے ساتھ ہوگا۔ (۸۵)

اور بے نماز اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کرنے والا ہے عملاً واعتقاداً۔ اگر دل سے مسلمان ہوتا تو ضرور فرمان بردار ہوتا جس کا پہلا زینہ عملی رنگ میں نماز ہے۔ پس جو شخص نماز نہیں پڑھتا اس کا جنازہ پڑھنا قرآن مجید کی مخالفت اور اسلام کی توہین ہے۔ اس پر دلائل بکثرت سے لکھے جا سکتے ہیں مگر بخوف طوالت انہیں پہ اکتفا کی جاتی ہے

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوٰے

بے نماز کے جنازہ کے متعلق جو کہ نہایت واضح اور بین ہے۔

فتارک الصلوٰۃ یکفر عندَ اِمامِنا اِذا ترکھا جاحدًا بوجوبھا وَوَجَبَ القتلُ لاخلافَ فِی مَذھبہ وَاما ان ترکھا مُتھاوِنًا وَکسلاً مع اعتقادِ وُجُوبِھا دُعِیَ لِیَفْعَلَھا فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْھا حتّی تَضایَقَ وَقْتَ الَّتی یَلِیْھا فَیَکْفُرُ قُتِلَ بِالسَّیْفِ لِکُفْرِہٖ بَعْدَ اَنْ یُسْتَتَابَ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ کَالْمُرْتَدِّ فِی الْحَالَتَیْنِ وَیَکُوْنُ مَالُہٗ فَیْئًا یُوْضَعُ فِیْ بَیْتِ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا یُصَلّٰی عَلَیْہِ وَلَا یُدْفَنُ فِیْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (۸۶) (غنیۃ الطالبین للشیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۱)

۸۵ر حسن درجے کی ہے اور یہ (۴۸) میں گزر چکی ہے۔

۸۶ر غنیۃ الطالبین (۱۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نماز ہمارے امام (احمد) کے نزدیک کافر ہے جب ترک کرے نماز کو، انکار کرتا ہوا اس کے واجب ہونے سے پس وہ واجب القتل ہے۔ نہیں اختلاف اس میں اور اگر چھوڑے نماز کو سستی اور کاہلی سے ساتھ اعتقاد رکھنے واجب ہونے اس کے کے اور بلایا جاوے واسطے پڑھنے کے پس اگر نہ پڑھے یہاں تک کہ ضائع ہو جائے وقت نماز دوسری کا جو اس کے متصل ہے۔ پس کافر ہو گیا۔ قتل کیا جاوے ساتھ تلوار کے بسبب کفر کے پیچھے اس کے کہ توبہ طلب کی جاوے تین دن مانند مرتد کے۔ دونوں حالتوں میں اور ہو گا مال اس کا فئے داخل کیا جائے گا مسلمانوں کے بیت المال میں اور نہ پڑھی جاوے اس پر نماز جنازہ اور نہ دفن کیا جاوے مسلمانوں کے قبرستان میں۔

شیخ صاحبؒ کی مریدی کا دعویٰ کرنے والو!

ان کے نام کے ورد وظائف اور شرکیہ تعویذ لکھنے والو!

ان کی نذر و نیاز دینے والو! اور ان کی شان میں غلو کرنے والو!

ان سے حاجات طلب کرنے والو! انہیں مشکل کشا ماننے والو!

آؤ ان کے فتوے پر عمل کر کے دکھاؤ۔ بے نمازوں کو قتل کرو۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں انہیں دفن نہ کرو۔ اور ان کے اموال و املاک سے بیت المال قائم کرو۔ ورنہ کہا جائے گا کہ تم اپنے تمام باطل دعوؤں میں سب جھوٹوں سے سردار ہو۔

روزے ماہ رمضان نہ رکھدے کدی نماز نہ پڑھدے
گیارھویں دا دن قضا نہ کردے پیر صاحب تھیں ڈردے
جو مسلم ہو نہ پڑھن نمازاں مسلم نہیں اوہ بھائیاں
دوزخ وچہ اکٹھیاں سڑسن بیٹھیاں آموسا ہمنیاں
روز قیامت بے نمازاں دیاں کون بھرے گا ضامنیاں
جو توبہ کر کے پڑھن نمازاں اونہاں جنت علیشاں ماننیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

عبدہٗ

محمد اشرف سندھو
عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عنوان	صفحہ
پیش لفظ	۳
راہنمایانِ قوم سے دردمندانہ گزارش	۵
نماز کی اہمیت	۱۳
نماز سے شغف سے چند واقعات	۱۷
نماز کی برکات میدانِ جنگ میں	۲۰
عجیب واقعہ (برکاتِ نماز کے متعلق)	۲۵
تارکِ نماز کے بارے میں کتاب اللہ کی آیات	۳۱
تارکِ نماز کے بارے میں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۶
ایک حدیث کے متن کی تحقیق (حاشیہ)	۳۹
تارکِ نماز کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے فرامین	۶۲
تارکِ نماز کے بارے میں تابعین اور تبع تابعین کے اقوال	۶۶
بے نماز کے قتل کے بیان میں	۶۸
اہل علم کا فتویٰ	۷۱
بے نماز کا جنازہ	۷۲
جنازہ سفارش ہے	۷۳
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ	۷۴
فہرست	۷۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ الرسول ﷺ محقق

الحمد للہ کتاب صلوٰۃ الرسول محقق کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور اصحاب علم وتحقیق نے بنظر استحسان دیکھا اور

- اسے پر تقاریظ رقم فرمائیں۔
- مختلف دینی جرائد میں تبصرے لکھے گئے۔ ——— اور
- قیمتی آراء سے نوازا گیا۔

اس مفید علمی سرمایہ کو دیکھ کر یہ

کتاب ہندوستان میں بھی چھپ چکی ہے

پہلا ایڈیشن ختم ہوچکا ہے۔ احباب کے اصرار پر کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں نظر ثانی کر کے مزید مفید معلومات کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ان شاء اللہ

عنقریب کتاب کا دوسرا ایڈیشن چھپ جائے گا۔

——— جو ———

اہل علم وتحقیق کے لئے بہترین علمی سرمایہ ثابت ہوگا۔

دارالاشاعت اشرفیہ

سندھو ۵ کوئی ضلع قصور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابت سے لے کر طباعت تک ہماری خدمات حاضر ہیں

پروپرائٹر
حاجی
امیر
حمزہ

حمزہ
پرنٹنگ ایجنسی
معرفت سبحانی اکیڈمی
۱۹- اردو بازار لاہور
فون ○

ہمارے ہاں
ہر قسم کی پیسٹ لگانے کا بھی
بازار سے بارعایت انتظام
موجود ہے - نیز ہر قسم
کی کلر اور سنگل، بارڈر بلاک
بھی تیار کی جاتی ہے

اشتہارات، پمفلٹ
لیٹر پیڈ، وزٹنگ کارڈ
شادی کارڈ، کیش میمو
وغیرہ بازار سے بارعایت
تیار کیے جاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صلوٰۃ الرسول محقق

الحمد للہ کتاب صلوٰۃ الرسول محقق کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور اصحاب علم و تحقیق نے بنظر استحسان دیکھا اور

- اس پر تقاریظ رقم فرمائیں۔
- مختلف دینی جرائد میں تبصرے لکھے گئے۔ ——— اور
- قیمتی آراء سے نوازا گیا۔

اس مفید علمی سرمایہ کو دیکھ کر یہ

کتاب ہندوستان میں بھی چھپ چکی ہے

پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ احباب کے اصرار پر کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں نظر ثانی کر کے مزید مفید معلومات کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ان شاء اللہ

عنقریب کتاب کا دوسرا ایڈیشن چھپ جائے گا۔

جو

اہل علم و تحقیق کے لئے بہترین علمی سرمایہ ثابت ہوگا۔

دارالاشاعت اشرفیہ

سندھوہ بلوکی ۰ ضلع قصور

مطبوعہ: حمزہ پرنٹنگ ایجنسی اردو بازار لاہور